495

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔فروری2014

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسولِ مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)مالیات پنجاب2014(مسودہ قانون نمبر3بابت2014)

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)مالیات پنجاب2014ایوان میں پیش کریں گے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیات پنجاب2014کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت ان قواعد کے قاعدہ95اور دیگر تمام متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیات پنجاب2014، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مالیات پنجاب2014منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013(مسودہ قانون نمبر11بابت2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر1نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ادائیگی اجرت پنجاب2013منظور کیا جائے۔

497

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

جمعتہ المبارک،14۔فروری2014

(یوم الجمع،13۔ربیع الثانی1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر26منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿١٧﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿١٨﴾

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿٢٠﴾

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾

سورۃ البُرُوج آیات17تا22

بھلا تم کو لشکروں کا حال معلوم ہوا ہے (17)(یعنی)فرعون اور ثمود کا(18) لیکن کافر (جان بوجھ کر)تکذیب میں(گرفتار)ہیں(19)اوراللہ(بھی)ان کو گرداگرد سے گھیرے ہوئے ہے (20)(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں)بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے(21)لوح محفوظ میں(لکھاہوا)(22)

وما علینا الاالبلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اکو ای حیاتی دا معیار ہونا چاہی دا
اللہ دے حبیب نال پیار ہونا چاہی دا
ابو بکر صدیقؓ نے اے دسیا اے دوستو
سب کجھ سوہنے توں نثار ہونا چاہی دا
حسنؓ حسینؓ توں جند جان وار کے
علیؓ دے غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
آقا جدوں یاد کرو اپنے غلاماں نوں
ساڈا وی غلاماں وچ شمار ہونا چاہی دا
لباں تے نیازی جدوں ساہ ہون آخری
اوس ویلے آقا دا دیدار ہونا چاہی دا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ہے، جناب نذر حسین صاحب پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

سوالات اور تحاریک التوائے کار پر کارروائی کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ (vii)42(2),c اور قاعدہ (ii)O-83 کو معطل کر کے سوالات اور تحاریک التوائے کار پر کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ(vii)42(2),c اور قاعدہ(ii)O-83 کو معطل کر کے سوالات اور تحاریک التوائے کار پر کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد و انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ(vii)42(2),c اور قاعدہ(ii)O-83 کو معطل کر کے سوالات اور تحاریک التوائے کار پر کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو تحریک پیش کی گئی ہے میں اس کی وضاحت کے لئے معزز ایوان سے عرض کروں گا کہ جب فنانس بل ایجنڈے پر آ جائے تو پھر اس دن کا باقی سارا اسمبلی work suspend ہو جاتا ہے لیکن ہم نے آپ کی مشاورت سے یہ مناسب سمجھا کہ بے شک فنانس بل ایجنڈے پر ہے لیکن ہم rules suspend کر کے آج کا routine کا بزنس لیں اور اس کے بعد فنانس بل پر ووٹنگ ہو۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 175 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*175: **محترمہ راحیلہ خادم حسین**: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بینوولینٹ فنڈ الفلاح بلڈنگ لاہور میں عرصہ سات سال سے کتنے ڈیلی ویجز کلرک کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پنجاب بینوولینٹ فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور میں عرصہ سات سال سے ڈیلی ویجز پر کلرک کام کر رہے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفکیشن کے مطابق ڈیلی ویجز کے ملازمین صرف 89 دنوں کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ مختلف اوقات کار میں ضرورت پڑنے

پر 89 دنوں کے لئے ڈیلی اجرت پر رکھے جاتے ہیں۔ خاص طور پر سکالرشپ کی ہزاروں کی تعداد میں وصول ہونے والی درخواستوں کو جلد نمٹانے کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ جو کلرک اس وقت ڈیلی ویجز پر 89 دنوں کے لئے کام کر رہے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

1۔	مس نبیلہ حنیف	2۔	حافظ محمد زاہد
3۔	ندیم ظفر	4۔	علی رضا
5۔	محمد یونس		

(ب) 89 دنوں کے لئے ڈیلی ویجز ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے حکومت کی ایسی کوئی پالیسی نہ ہے تاہم جب بہبود فنڈ بورڈ حکومت کی طرف سے بھرتیوں پر لگائی گئی پابندی اٹھائی جائے گی تو میرٹ اور ٹرانسپیرنسی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خالی اسامیوں کو اشتہار کے ذریعے پُر کرے گا۔ اس وقت یہ ڈیلی ویجز ملازمین بھی اپنی درخواستیں جمع کرا سکتے ہیں تو ان کے پچھلے تجربے کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! جز (الف) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ عرصہ سات سال سے ڈیلی ویجز پر کلرک کام نہیں کر رہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملازمین کو کتنے عرصے سے ڈیلی ویجز پر رکھا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! عرصہ سات سال سے ڈیلی ویجز پر ملازمین کو وقتاً فوقتاً رکھا جاتا ہے۔ جب سکالرشپ کی تقسیم کا مرحلہ شروع ہوتا ہے تب زیادہ سٹاف کی ضرورت کی وجہ سے ڈیلی ویجز پر ملازمین کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ جتنی ضرورت پڑے ملازمین کو ڈیلی ویجز پر ملازمت دی جاتی ہے اور جب ان کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو اس وقت انہیں فارغ کر دیا جاتا ہے۔ ڈیلی ویجز کے جو ملازمین ہیں ان کی ملازمت کا tenure 89 days ہوتا ہے اس کے بعد انہیں فارغ کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کے دیئے ہوئے جواب کو دوسرے طریقے سے پڑھ رہے ہیں۔ خود ہی انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ میں نے تو سوال ہی یہی پوچھا تھا کہ عرصہ سات سال سے کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے پہلے کہہ دیا کہ کام نہیں کر رہے اب ساتھ ہی کہہ رہے ہیں کہ ہم days 89 کے لئے رکھتے ہیں۔ محکمہ ایک ہی بات کو پلٹ پلٹ کر دو طرح بتا رہا ہے جو اصل جواب ہے وہ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ گزشتہ سات سال سے وقتاً فوقتاً رکھے جاتے ہیں، سات سال سے کوئی بندہ کام نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: سات سال سے کوئی بندہ کام نہیں کر رہا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): اس وقت صرف پانچ بندے ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جن کے نام جواب میں دے دیئے گئے ہیں اور میں پڑھ بھی دیتا ہوں مس نبیلہ حنیف، حافظ محمد زاہد، ندیم ظفر، علی رضا اور محمد یونس۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے جواب میں لکھے ہوئے ہیں اور انہوں نے پڑھ لئے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اِس وقت ڈیلی ویجز پر یہی کام کر رہے ہیں۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آج جمعہ ہے ذرا خیال کریں۔ مہربانی، میرے خیال میں اب رہنے دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کر رہی ہوں کہ یہ جو پانچ ملازمین۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: No Sir میاں صاحب! آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر جو پانچ ملازمین mention کئے ہیں وہ کتنے عرصے سے کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ days 89 کے لئے کام کر رہے ہیں جب ان کے days 89 پورے ہو جائیں گے تو ان کو فارغ کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ان بے چاروں کو بھی فارغ کروا دیں۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ یہ پانچ ملازمین کتنے عرصے سے کام کر رہے ہیں؟ مجھے پتا ہے کہ یہ 89 days رہیں گے لیکن ان کو کام کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی 89 days نہیں ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر سے عرض کروں گا کہ یہ fresh question دے دیں۔ اگر ان کو اس سے پہلے تفصیل کی ضرورت ہے تو یہ اجلاس کے بعد مجھے مل لیں میں ڈیپارٹمنٹ سے check کر کے انہیں بتا دوں گا کہ یہ کب سے کام کر رہے ہیں کیونکہ یہ ان کا متعلقہ سوال تھا اور نہ ہی یہ relevant سوال ہے۔ شکریہ

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے بالکل relevant سوال پوچھا ہے۔ اس وقت پورا محکمہ یہاں آفیشل گیلری میں موجود ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان سے پوچھ کر مجھے بتا دیں کہ یہ ملازمین کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: انہیں خود بھی پتا ہے؟ وہ ان کے بارے میں بہت جانتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔ اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید کا ہے اسے بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 300 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سرکاری کوارٹرز میں غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین اور ان سے کوارٹر خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*300: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین کو نوٹس جاری کئے اور ان سے سرکاری رہائشیں خالی کروائیں۔ یہ سرکاری ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے غیر قانونی طور پر رہائش پر براجمان تھے؟

(ب) ان غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کیاان غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین سے جرمانہ / پینل رینٹ وصول کیا گیاتواس کی وصولی کی رسید کی نقل فراہم کریں اگر جرمانہ نہیں کیا گیاتواس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ جن الاٹی صاحبان کو نوٹس دیئے گئے ہیں اور ان سے گھر خالی کروائے گئے ہیں، ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ملازمین کی لسٹ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جن سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے ان کی تفصیل مع رسیدیں تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ماسوائے ان کیسز کے جو مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال penal rent سے متعلق ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا formula بتادیں کہ کس حساب سے یہ penal rent charge ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنا ضمنی سوال repeat کر دیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ "غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین سے penal rent وصول کیا گیا ہے۔" میرا سوال یہ ہے کہ یہ کس basis پر وصول کیا گیا ہے اور اس کا formula کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر کوئی سرکاری ملازم غیر قانونی طور پر کسی سرکاری رہائش گاہ میں رہتا ہے تو پھر اس کی بنیادی تنخواہ کا ساٹھ فیصد penal rent کے طور پر وصول کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے مہیا کی گئی ایک فہرست میرے سامنے ہے اور میں پھر وہی بات کہوں گا کہ کم از کم محکمہ ہمیں جواب تو ٹھیک دے دیا کرے۔ یہ 95 ملازمین کی فہرست ہے۔ اس میں دو آئی۔ جی پولیس بھی ہیں۔ ان کی تنخواہ اور penal rent کی کٹوتی میں فرق ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں نے اپنے سوال میں specifically لکھا ہوا ہے کہ "یہ سرکاری ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے غیر قانونی طور پر رہائش پذیر ہیں؟" اس جواب کے اندر کوئی duration

نہیں بتائی گئی کہ آیا وہ تین مہینے یا چھ سال سے رہے ہیں۔ کم از کم ہمیں وہ جواب تو دے دیں جو ہم نے مانگا ہے۔ سوال کے جز(الف) میں آسان لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ "یہ سرکاری ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے غیر قانونی طور پر رہائش پر براجمان تھے؟"اب اس کا کوئی جواب ہی نہیں دیا گیا۔آپ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ اگر کوئی بات کرنی ہے تو اس کا ثبوت لے کر آئیں۔ محکمہ کو کس لئے چھوٹ ہے کہ وہ ہمیں ثبوت اور تفصیل مہیا نہ کرے؟اس جواب کی تفصیل جو محکمہ کی طرف سے مہیا کی گئی ہے میرے ہاتھ میں ہے۔ میں نے durationمانگی ہے جبکہ محکمہ نے ایک فہرست مہیا کر دی ہے۔ان میں سے تین سرکاری ملازمین ایسے ہیں کہ جوexactly same designation and positionمیں ہیں اور ان سے جوpenal rent chargeکیا گیا ہے وہ بھی غلط ہے۔انہوں نےsixty percentکا formulaبتادیا ہے۔اس پر کیسے عملدرآمد ہوا وہ بھی ہمیں بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! ہم نے پوری تفصیل کے ساتھ جواب دیا ہے۔آپ ملاحظہ فرمالیں۔ سوال کے جز(ب)کا جو جواب ایوان کی میز پر رکھا گیا ہے اس میں تمام تفصیل بتائی گئی ہے۔ تمام غیر قانونی طور پر رہائش پذیر ملازمین کے نام اور تفصیل دی ہوئی ہے۔ میں اپنی بات کوrepeatکر دیتا ہوں کہ بنیادی تنخواہ کاsixty percent penal rentوصول کیا جاتا ہے۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!آپ یہ تفصیل منگوا کر دیکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میرے سوال کا غلط جواب دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! اگر معزز ممبر کو کسی بات پر اعتراض ہے تو وقفہ سوالات کے بعد میرے پاس آجائیں۔ میں ان کی تسلی کروا دوں گا۔

سردار وقاص حسن موکل:جناب سپیکر!یہ تو ایوان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے۔

جناب سپیکر:معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ "یہ سرکاری ملازمین کتنا عرصہ غیر قانونی طور پر رہائش پذیر رہے ہیں؟"

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! یہ ساری تفصیل ہم نے فہرست کے ساتھ لگادی ہے اگر معزز ممبر کہتے ہیں تو میں یہ ساری تفصیل پڑھ دیتا ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ محکمہ سوال کے مطابق جواب دے۔میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے بارے میں نہیں کہہ رہا کہ یہ اس کے اندر accountable ہیں۔یہ محکمہ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ سوال کے مطابق جواب دیں۔اسی طرح آگے میں نے سوال کے جز(ج)میں پوچھا ہے کہ "ان غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین سے جو جرمانہ/پینل رینٹ وصول کیا گیا ہے اس کی وصولی کی رسید کی نقل فراہم کریں۔"تو وہ رسید کی نقل کہاں پر ہے؟میں نے 12۔جون 2013 کو یہ سوال کیا تھا اور اب فروری 2014 ہے۔خُدا خُدا کر کے چھ مہینے بعد جواب آیا اور وہ بھی غلط ہے۔اب اس پر میں react نہ کروں تو پھر کیا کروں؟

جناب سپیکر:جی،ان سے پوچھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! ہم نے جز(ب)کا جواب دیا ہے جو کہ اس وقت ایوان کی میز پر پڑا ہوا ہے۔آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں۔ اس میں ہم نے تمام غیر قانونی رہائش پذیر سرکاری ملازمین کے نام،عہدے،گھر نمبر اور جو رقم وصول کی گئی سب کی تفصیل دی ہوئی ہے۔ہم نے 73 لاکھ روپے penal rent کی شکل میں غیر قانونی طور پر رہائشی سرکاری ملازمین سے وصول کئے ہیں۔اگر میرے دوست معزز ممبر کو ہر ایک کے tenure کی تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال دے دیں یا وقفہ سوالات کے بعد مجھے مل لیں میں ان کو ساری تفصیل محکمہ سے لے کر دے دوں گا۔

جناب سپیکر:وہ تو عرصہ پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! ہم ان کو عرصہ کی تفصیل بھی مہیا کر دیں گے۔

جناب سپیکر:چلیں،ٹھیک ہے۔اگلا سوال بھی سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل:جناب سپیکر!سوال نمبر 301 ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نگران دور حکومت میں آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کرنے کی تفصیلات

*301: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کتنے عرصہ سے موجودہ اسامی پر تعینات ہیں اور ان کے نام سے بھی آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے آفیسران کو قواعد وضوابط سے ہٹ کر آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کروائیں، ان آفیسران کے نام، عہدہ اور محکمہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کتنے آفیسران واہلکاران ایسے ہیں جن کو نگران دور حکومت میں قواعد میں نرمی کرتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن سرکاری رہائش گاہیں الاٹ ہوئیں، ان آفیسران / اہلکاران کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) کا نام محمد جہانزیب اعوان ہے اور یہ آفیسر 28-08-2013 سے موجودہ اسامی پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) قواعد وضوابط یا پالیسی سے ہٹ کر الاٹمنٹس کرنے کا اختیار بشمول ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر ایس اینڈ جی اے ڈی و کسی افسر کو نہ ہے تاہم وزیر اعلیٰ کو معاملات کی نزاکت دیکھتے ہوئے قواعد وضوابط میں نرمی کر کے آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کرنے کا صوابدیدی اختیار حاصل ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ نگران دور حکومت میں نگران وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی اختیار کو استعمال کرتے ہوئے قواعد وضوابط میں نرمی کر کے ایک الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! اس کا جواب بھی پہلے سوال جیسا ہی ہے اس لئے میں کوئی ضمنی سوال نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 302 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نگران دور حکومت میں انفارمر سکیم / قواعد میں نرمی کر کے الاٹ کئے گئے کوارٹرز کی تفصیلات

*302: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور میں کب سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہیں؟

(ب) اسٹیٹ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران قواعد سے ہٹ کر کتنے ملازمین کو کوارٹرز الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) موجودہ اسٹیٹ آفیسر نے نگران دور حکومت میں کتنے ملازمین کو انفارمر سکیم اور قواعد میں نرمی کر کے کوارٹرالاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور ان کی کوارٹر رجسٹریشن اور کل سروس سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر (ایس اینڈ جی اے ڈی) سول سیکرٹریٹ لاہور میں 2008-08-15 سے تعینات ہیں۔

(ب) درست نہ ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو قواعد وضوابط میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کرنے کا اختیار نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سرکاری گھروں میں کرایہ داری اور ناجائز قابضین کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے 1997 میں انفارمر سکیم کو الاٹمنٹ پالیسی میں شامل کیا گیا جس کے تحت پالیسی میں الاٹمنٹ کے اہل سرکاری ملازمین اگر تین ناجائز قابض سرکاری گھروں کی نشاندہی کریں اور ان کی باقاعدہ انکوائری کے بعد اگر غیر قانونی قبضہ ثابت ہو جائے تو نشاندہی کئے گئے تین سرکاری گھروں میں سے ایک گھر کی الاٹمنٹ انفارمر کو اس کے استحقاق کے مطابق کی جاتی ہے اور گورنمنٹ کو فوری طور دو عدد سرکاری گھر دستیاب ہو جاتے ہیں جن کو بعد ازاں میرٹ پر الاٹ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں انفارمر سکیم باقاعدہ الاٹمنٹ پالیسی کا حصہ ہے اور اس میں کسی قسم کے قواعد وضوابط میں نرمی کا تعلق نہ ہے۔ قواعد میں نرمی کر کے

الاٹمنٹ کا اختیار ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو نہ ہے۔ نگران دور حکومت میں انفار مر سکیم کے تحت جن ملازمین کو الاٹمنٹس کی گئی ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں نگران دور حکومت میں وزیر اعلیٰ نے قواعد میں نرمی کر کے GOR–II میں ایک الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں کہا گیا ہے کہ "موجودہ اسٹیٹ آفیسر ایس اینڈ جی اے ڈی، سول سیکرٹریٹ لاہور میں 2008-08-15 سے تعینات ہیں۔" یعنی اب بھی تعینات ہے جبکہ میری اطلاع کے مطابق ان کو transfer کر دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان کو transfer کر دیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اسٹیٹ آفیسر کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور اس وقت طارق جمیل اسٹیٹ آفیسر ہیں۔ انہیں مورخہ 14-11-2013 سے تعینات کیا گیا ہے اور وہ ابھی تک کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جوابات دینے میں ان کی seriousness دیکھیں۔ یہاں ہمیں جو printed جواب دیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ "موجودہ اسٹیٹ آفیسر 08-08-15 سے تعینات ہیں۔" جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ ان کو ہٹا دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب یہ جواب داخل کیا گیا تو اس وقت عمر فاروق بطور اسٹیٹ آفیسر کام کر رہا تھا جبکہ مورخہ 14-11-2013 کو اسے تبدیل کر کے مسٹر طارق جمیل کو اسٹیٹ آفیسر لگا دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر آپ غور سے dates پڑھیں تو ابھی بھی غلط جواب آ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ نے تمام process مکمل کرنے کے بعد 2013–11–27 کو اسمبلی سیکرٹریٹ میں اس سوال کا جواب جمع کروایا۔ ایس اینڈ جی اے ڈی کا محکمہ چونکہ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے تو اسٹیٹ آفیسر کی تبدیلی کا process چیف منسٹر سیکرٹریٹ تک جاتا ہے تو 2013–11–14 سے پہلے سابقہ اسٹیٹ آفیسر

کی تبدیلی initiate ہوئی ہے۔ میں accurate جواب دے رہا ہوں اور اگر معزز ممبر کو اس order کی کاپی چاہئے تو میں وہ بھی ان کو دے دیتا ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں جز (ج) کے بارے میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔ informer scheme کے تحت کوئی بھی ملازم آ کر غیر قانونی رہائش والے تین گھروں کی نشاندہی کر دیتا ہے تو اُس کو ایک گھر الاٹ کر دیا جاتا ہے۔ اس سکیم کے حوالہ سے کوئی میرٹ نہیں دیکھا جا رہا جس کی سفارش ہوتی ہے اُس کو یہ گھر الاٹ کر دیتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرٹ پر ان سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے موجودہ الاٹمنٹ پالیسی کو بہت زیادہ شفاف بنانے کے لئے غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین کے خلاف کارروائی کو شفاف انداز میں کرنے کے لئے informer allotment scheme کے نام سے ایک scheme introduce کرائی ہے جس کے مطابق اگر کسی ملازم نے سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لئے اپنا نام رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے وہ تین غیر قانونی رہائش پذیر ملازمین کی آ کر نشاندہی کرے گا تو ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر کی سربراہی میں الاٹمنٹ کمیٹی scrutiny کرنے کے بعد میرٹ کی بنیاد پر گھر الاٹ کرتی ہے۔ معزز ممبر کو اگر کسی specific case کے حوالہ سے کوئی اعتراض ہے تو یہ point out کریں ہم قانون کے مطابق کارروائی کریں گے۔ میں یہاں پر اس میں ایک اور بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ informer scheme کے تحت ایک سو سے زیادہ سرکاری ملازمین کو میرٹ کی بنیاد پر گھر الاٹ ہوئے ہیں۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس وقت اس ایوان کے اندر اتنی زیادہ [****] ہو رہی ہے۔ میرے پاس پوری لسٹ ہے جس کے مطابق سرکاری ملازمین نے دس دس، بیس بیس سال سے درخواستیں دی ہوئی ہیں لیکن اُنہیں ابھی تک سرکاری گھر الاٹ نہیں ہوئے۔ پارلیمانی سیکرٹری موصوف ایک آدمی کی بات کر رہے ہیں اور میں ہزاروں سرکاری ملازمین کی بات کر رہا ہوں جن کا رجسٹریشن نمبر 180 کے اندر آتا ہے جن کو آج تک الاٹمنٹ نہیں ہوئی اُن میں سے کچھ مر گئے، کچھ ریٹائر ہو گئے اور کچھ ابھی تک انتظار کر رہے ہیں۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 511 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!میں اس سوال کے جواب سے خود satisfy نہیں ہوں تو مہربانی کر کے اس سوال کو pending کریں.This is not good آئندہ محکمہ کی طرف سے ایسی حرکت نہیں ہونی چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے بارے میں معزز ممبر نے[*****]لفظ استعمال کیا ہے اُس کو حذف کر دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 303 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اسٹیٹ آفس میں ملازمین کی تعداد اور ان کو قواعد سے ہٹ کر الاٹ کی گئی رہائش گاہوں کی تفصیلات

*303: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور کے آفس میں کتنے ملازمین کس کس کیٹیگریز کے کب سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کے پاس سرکاری رہائش گاہیں ہیں اور ان کی کل سروس کتنی ہے اور ان کی کوارٹر رجسٹریشن کب ہوئی اور ان کو کوارٹر الاٹمنٹ کب ہوئی؟ مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو قواعد میں نرمی کر کے الاٹمنٹس کی گئیں؟

(د) موجودہ اسٹیٹ آفیسر کب سے یہاں پر تعینات ہے، ان کی تعیناتی کے دوران کتنے ملازمین کو انفارمر سکیم کے تحت الاٹمنٹس کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں 29 ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اسٹیٹ آفس میں جن ملازمین کے پاس سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس کے صرف ایک ملازم غضنفر علی، جونیئر کلرک کو وزیراعلیٰ نے قواعد وضوابط میں نرمی کرتے ہوئے الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) موجودہ اسٹیٹ آفیسر (ایس اینڈ جی اے ڈی)2008-08-15 سے تعینات ہے۔ ان کی تعیناتی کے دوران مروجہ الاٹمنٹ پالیسی کے تحت اہل محکمہ جات کے 49 سرکاری ملازمین کو انفارمر سکیم کے مطابق الاٹمنٹس کی گئیں، جن کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جز (الف) کے مطابق اسٹیٹ آفس کے 29 ملازمین کو سرکاری رہائش گاہ مل گئی ہے ان کو سب سے پہلے کیسے الاٹمنٹ ہو گئی ہے؟ مجھے پتا ہے کہ پنجاب حکومت میرٹ پر بہت زیادہ emphasize کرتی ہے تو اسٹیٹ آفس کے ان 29 ملازمین کو ایک دم کیسے الاٹمنٹ ہو گئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ ان کو میرٹ کی بنیاد پر سرکاری گھر دیئے گئے ہیں۔ میں یہاں پر ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ informer scheme غیر قانونی رہائشیوں کی نشاندہی اور اُن سے سرکاری گھر خالی کرانے میں بڑی مددگار ثابت ہوئی ہے۔ اس سکیم کے تحت اسٹیٹ آفس کے کچھ لوگوں کو بھی سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ ہوئی ہے۔ اسٹیٹ آفس کے کچھ ایسے ملازمین بھی ہیں جنہیں ابھی تک گھر نہیں ملے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک اُن کی باری نہیں آئی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! لاہور کے سرکاری گھروں کی entitlement صرف سول سیکرٹریٹ، ہائیکورٹ، گورنر ہاؤس اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین کی ہے جبکہ ان سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ مختلف محکموں کے ملازمین کو کی جا رہی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ پچھلے پانچ سال میں 600 سرکاری ملازمین کو out of turn allotment کی گئی اور پھر 700 سرکاری ملازمین کو دوبارہ out of turn allotment کی گئی۔ جو لوگ لائن میں لگے ہوئے ہیں اور اُن کے پاس کوئی سفارش نہیں ہے تو اُن کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے جو out of turn allotments کی ہیں وہ کس basis پر کی ہیں اس کا جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 600 سرکاری ملازمین کو جو out of turn allotment دی گئی ہے وہ چیف منسٹر بطور Chief Executive, rules relax کر کے اپنا ایک قانونی اختیار استعمال کرتے ہوئے hardship basis اور ایسے افسران جو بارہ، چودہ اور پندرہ گھنٹے تک بھی ڈیوٹی کرتے ہیں اور اُن کے گھر اُن کے سرکاری دفاتر سے دور ہیں اُن entitled سرکاری ملازمین کو وہ الاٹمنٹ کی ہے۔ یہ کوئی غیر قانونی کام نہیں کیا گیا کیونکہ Chief Executive کا یہ ایک صوابدیدی اختیار ہے جس کو استعمال کیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ لائن میں لگے ہوئے تھے اُن کا کیا قصور تھا، کیا اُن کو سرکاری رہائش گاہ کی ضرورت نہیں تھی؟ ایک، دو یا تین لوگ ہوں تو سمجھ آتی ہے لیکن چھ سو ملازمین کو out of turn allotment دی گئی ہے۔ میں صرف ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب out of turn ختم کریں گے، جو لوگ بائیس بائیس اور چوبیس چوبیس سال سے نوکریاں کر رہے ہیں اور ان کا line میں نمبر لگا ہوا ہے ان کی باری کب آئے گی، یہ out of turn کب ختم ہو گا اور کب میرٹ پر فیصلہ ہو گا کیونکہ آپ کا سارا دارومدار اور کام میرٹ، میرٹ، میرٹ اور میرٹ ہے۔ مجھے یہ بتادیں کہ میرٹ پر فیصلے کب ہونا شروع ہوں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! رہائشوں کی تعداد بڑی limited ہے اور رہائشیں بنانے کے لئے بڑی تیزی سے کام جاری ہے۔ میں آپ کی وساطت سے اس بات کی وضاحت دوبارہ پھر اپنے معزز ممبر کی خدمت میں کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چیف منسٹر کا قانونی صوابدیدی اختیار ہے اور وہ اختیار compassionate grounds اور hardship grounds کو مدنظر رکھتے ہوئے استعمال کرتے ہیں یہ کوئی غیر قانونی، غیر آئینی یا غیر دستوری کام نہیں ہوا بلکہ rules relax کر کے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز کہوں گا کہ جو رہائشیں بن رہی ہیں یہ کہاں develop کی جارہی ہیں، اس کے علاوہ جو لوگ میرٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: Under process ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پنجاب کے بہت زیادہ سرکاری ملازمین ہیں جن کو رہائشوں کی ضرورت ہے تو اس پر غور کر رہے ہیں اور کافی سارا کام ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ جلد اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ مہربانی کریں۔ اگلا سوال جناب ظہیر الدین خان علیزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب اعجاز خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب اعجاز خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 554 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: پانچ سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات آفیسر کی ٹرانسفر کا معاملہ

*554: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ای ڈی او (ریونیو) ریونیو کب سے تعینات ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان کی تعیناتی پانچ سال سے زیادہ ہو چکی ہے؟

(ج) کیا مندرجہ بالا ای ڈی او کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس وقت ای ڈی او (ریونیو) کی اسامی کسی بھی ضلع میں نہ ہے کیوں کہ بحوالہ محکمہ فنانس چٹھی نمبر FD(DG)1-73/2008 مورخہ 18۔اپریل 2011 کے تحت تمام اضلاع سے ای ڈی او (ریونیو) کی اسامیاں ختم کر دی گئی تھیں۔ کاپی پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ضلع راولپنڈی میں بھی ای ڈی او (ریونیو) کی اسامی نہ ہے تاہم اس وقت ضلع راولپنڈی میں محمد آصف قریشی پی سی ایس گریڈ 19 کے آفیسر بطور ایڈیشنل کمشنر (ریونیو) بتاریخ 8۔نومبر

2012 سے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ضلع راولپنڈی میں ان کی عرصہ تعیناتی تقریباً 9ماہ بنتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔اس وقت ان کی عرصہ تعیناتی تقریباً 9ماہ بنتی ہے۔

(ج) جی ہاں! ان کا عرصہ تعیناتی حکومتی پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔ تاہم حکومت انتظامی امور کی بہتری کے لئے کسی بھی آفیسر کو تبدیل کر سکتی ہے اور اس ضمن میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرا سوال 1218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کی جانب سے کیمپ آفس کا قیام و ناجائز تجاوزات اور بھتہ خوری کی تفصیلات

*1218: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وحدت کالونی لاہور میں اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی اے ڈی کا کیمپ آفس کس تاریخ کو کس اتھارٹی نے کس میٹنگ میں کن مقاصد کے حصول کے لئے قائم کیا، آرڈرز کی کاپی فراہم کریں، نیز کیمپ آفس کے اہلکاران کے نام اور اس کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ کیمپ آفس نے وحدت کالونی میں قیام سے اب تک جو مقاصد حاصل کئے ان کی ڈیٹ وار ایک جامع رپورٹ ایوان میں پیش کریں اور کیمپ آفس کے سٹاف کی حاضری رجسٹر کی نقول فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اسٹیٹ آفیسر نے کالونی کی مارکیٹ سے ملحقہ چپس، برگر، سوڈا واٹر، شوارما، پولٹری کے سٹالز اور فٹ بال گراؤنڈ وحدت روڈ پر گول گپے اور صدقے کے بکروں کے سٹال ہولڈرز سے صرف بھتہ وصولی کے لئے مذکورہ کیمپ آفس قائم کیا ہے؟

(د) اگر جز(ج)کا جواب نفی میں ہے تو مذکورہ بیسوں سٹالز کس اتھارٹی نے کن قواعد و شرائط پر قائم کرنے کی اجازت دی ہے، اجازت نامہ کی کاپی فراہم کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تمام سٹال ہولڈرز گورنمنٹ کو رینٹ دیتے ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت اس تمام مافیا کے پشت پناہ اسٹیٹ آفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی کرتے ہوئے مذکورہ سٹال ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کا کوئی کیمپ آفس نہ ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کا کوئی کیمپ آفس نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز(الف) پر دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ صدقے کے بکرے، گول گپے وغیرہ جو کہ فنکشن ایریا میں بیٹھے تھے، ان کو وہاں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں کی گئی سرکاری خط وکتابت کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید عرض ہے کہ جو لوگ فنکشن ایریا میں چپس اور شوارما وغیرہ لگا کر بیٹھے ہیں ان سب سٹالز والوں کو مورخہ 2012۔09۔11 کو وہاں سے بے دخل کر دیا گیا تھا جس پر انہوں نے مجاز اتھارٹی کو درخواست دی کہ ہم پچھلے بیس سالوں سے مذکورہ جگہ پر کاروبار کر رہے ہیں اور موجودہ اسٹیٹ آفیسر نے ہمارا کام بند کروا دیا ہے جس پر مجاز اتھارٹی نے تا حکم ثانی ان کو عارضی طور پر سٹالز لگانے کی زبانی اجازت دے دی۔ تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ جیسا کہ جز(د) میں بیان کیا گیا ہے ان تمام سٹال ہولڈرز کو مجاز اتھارٹی نے بغیر کسی رینٹ کے عارضی طور پر اپنا کاروبار جاری رکھنے کی غیر تحریری اجازت دے رکھی ہے۔ تاہم حکومت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس جگہ مزید کمرشل دکانوں کی کتنی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دکانیں تعمیر کر کے قواعد و ضوابط کے مطابق الاٹ کی جائیں گی اور ان سے قانون کے مطابق رینٹ وصول کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں محکمہ تعمیرات و مواصلات کو مجوزہ سکیم بنانے کے لئے جلد ہی لیٹر بھیج دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جز(الف، ب اور ج) کے جواب نفی میں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر کوئی کیمپ آفس نہیں ہے تو وہاں پر ایک بورڈ لگا ہوا ہے جو آج بھی لگا ہوا ہےalthough کہ اس پر کالی سیاہی پھیر کر مٹایا گیا ہے لیکن آج بھی کوئیconcernبندہ جائے تو جا کر دیکھ سکتا ہے۔ان کو بھی پتا ہو گا کہ وہاں پر ایک دفتر کام کر تا رہا ہے اور ابھی بھی وہ بورڈ وہاں موجود ہے۔ یہ کس طرح کہتے ہیں کہ وہاں اس طرح کا کوئی دفتر موجود نہیں تھا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کوئی کیمپ آفس نہ ہے لیکن محترمہ کہہ رہی ہیں کہ وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفس کا کیمپ آفس موجود تھا جس کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! وہ بورڈ آج بھی موجود ہےalthoughاس پر کالی سیاہی پھیر دی گئی ہے لیکن وہ بورڈ آج بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، پتا کرتے ہیں۔ابھی ان سے پوچھتے ہیں۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر کوئی کیمپ آفس ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی بورڈ ہے۔ معزز ممبر نے شاید کسی غلطinformation کی بنیاد پر یہ ضمنی سوالputکیا ہے۔وہاں پر کوئی دفتر کبھیestablish ہوا ہے، کوئی دفتر تھا اور نہ ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جو ضمنی سوال کیا ہے کیا آپ کو پتا ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر یہ کہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ چلتی ہوں کیونکہ یہ ہم لوگوں کی ہر چیز کو غلط کہتے آرہے ہیں۔ میں ان کے ساتھ چلتی ہوں پھر یہ اپنا عہدہ چھوڑ دیں گے یا میں اپنا عہدہ چھوڑ دوں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کسی نے پرانا لگا دیا ہو گا جو لگا ہو گا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے اور ہر بات غلط نہیں ہو سکتی۔ میں ان کو لے چلتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ کہہ رہی ہیں کہ میں لے جاتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اپنے جواب کی وضاحت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ کسی کا صوابدیدی اختیار نہیں ہے کہ کوئی دوسرا اسٹیٹ آفس وہاں قائم کر لے۔ سیکرٹریٹ ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ کا صرف ایک ہی اسٹیٹ

آفس ہے جو سیکرٹریٹ کے اندر موجود ہے کسی کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ کوئی کیمپ آفس یا دوسرا آفس قائم کرے۔ایسا کوئی دفتر وہاں پر موجود نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!یہ میرے ساتھ چلیں میں ان کو لے چلتی ہوں۔یہ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر:آپ نے تو نشاندہی کر دی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!مجھے پتا ہے کہ میں کن grounds پر بات کر رہی ہوں اس لئے مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے۔اگر یہ پریشان ہو گئے ہیں تو میں ان کو ساتھ لے جاتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! اگر آپ حکم دیتے ہیں تو میں معزز ممبر کو ساتھ لے جاکر موقع دکھانے کے لئے تیار ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!جی،پلیز،ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:اگر آپ کا جواب غلط ہوا تو پھر کیا ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! اگر آپ کا حکم ہے تو ہم موقع دکھانے کے لئے بھی تیار ہیں۔

جناب سپیکر:اگر محکمہ کا جواب غلط ہوا تو پھر کیا کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میں ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ ہوں میں ذمہ داری کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو ہم اس پر پوری کارروائی کریں گے کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے ایک جواب دیا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر!ڈیپارٹمنٹ کو تو پتا ہی نہیں ہے کہ جواب کیا دینا ہے۔اگر پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بات کر رہے ہیں تو میں پھر یہی کہوں گی کہ ان کی جعلسازی ثابت ہو رہی ہے۔یہ تو کمال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ!آپ کوئی اور ضمنی سوال پوچھ لیں۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!جز(د)کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہاں مجاز اتھارٹی کا کہا ہے،یہ پہلے تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ مجاز اتھارٹی کون ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجاز اتھارٹی ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہیں اور انہوں نے اپنی delegate powers کر کے ایڈیشنل سیکرٹری، ویلفیئر کو بھی دی ہوئی ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جہاں تک میرا علم ہے ایڈیشنل سیکرٹری ہی مجاز اتھارٹی ہیں۔ انہوں نے بعد میں لکھا ہوا ہے کہ "تا حکم ثانی ان کو عارضی طور پر اپنے سٹالز لگانے کی زبانی اجازت دے دی۔" اس میں انہوں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہاں صدقے کے بکرے بیچنے والے، گول گپے بیچنے والے وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کو وہاں سے بے دخل کر دیا گیا ہے on the other hand انہوں نے تفصیل میں ایک letter ساتھ لگایا ہے وہ kindly دیکھ لیں کہ اس میں instructions کیا ہیں۔ اس میں تو یہ کہا گیا ہے کہ بکروں کا سٹال ابھی تک وہاں پر ہے اور اس کو ہٹا دیا جائے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ وہاں پر بکروں کے سٹالز نہیں ہیں اور دوسری طرف انہوں نے خود یہ letter لکھا ہے جس میں یہ acknowledge کر رہے ہیں کہ وہاں پر بکروں کا سٹال ہے۔

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے ایک letter تحصیل میونسپل آفیسر کو لکھا جس میں request کی ہے کہ ان goat sheds کو ہٹا دیا جائے۔ مجھے kindly یہ بتائیں کہ ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر بکروں کا کوئی سٹال نہیں ہے اور دوسری طرف خود ہی کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر بکروں کے سٹالز ہیں جن کو ہٹایا جائے ایسا کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے اس سوال کی سمجھ نہیں آئی کہ انہوں نے پوچھا کیا ہے کیونکہ ضمنی سوال ہے نہیں، تقریر زیادہ ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! بہت سیدھا سا سوال ہے کہ ایک طرف یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں بکروں کے سٹالز نہیں ہیں جبکہ جواب میں ایک letter بکروں کے سٹالز ہٹانے کے لئے میونسپل تحصیل آفیسر کو لکھا گیا وہ لگا ہوا ہے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا وہاں پر بکروں کے سٹالز ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! انہوں نے ضمنی سوال نہیں کیا ہے لیکن میں پھر بھی معزز ممبر کی وضاحت کے لئے یہ عرض کر دیتا ہوں کہ وہاں open area میں صرف برگر،چپس اور گول گپے کی ریڑھیاں لگی ہوئی تھیں۔گزشتہ 20 سال سے وہ غریب لوگ اپنی روٹی روزی کما رہے ہیں۔جب ان کو وہاں سے ہٹایا گیا تو وہ سارے اکھٹے ہو کر سیکرٹری ویلفیئر جن کے پاس اس کام کو کرنے کی power ہے حاضر ہو گئے تو انہوں نے وقتی طور پر زبانی ان غریبوں سے ان کی روٹی روزی نہ چھیننے کی غرض سے ان کو عارضی طور پر اجازت دے دی اور ہم نے سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کو letter لکھا ہوا ہے کہ جو وہاں پر open area ہے وہاں پر shops بنا دی جائیں اور ان غریب لوگوں کو باقاعدہ rent پر دکانیں الاٹ کر دی جائیں۔بڑی مہربانی

جناب سپیکر:آپ نے بھی گول گپے ٹھیک کئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! اگر اُن سے اِن کو بہت دکھ ہے تو ہم ان غریبوں کی ریڑھیاں اُٹھا کر ان کو فارغ کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!اب اس بات کو چھوڑ دیں۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!انہوں نے جو جز(د)میں جواب دیا ہے کہ صدقے کے بکروں کا سٹال ختم کر دیا گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!میرا بہت اہم سوال ہے اس طرح میرا سوال رہ جائے گا۔میرا تو سوال ویسے بھی نہیں سنا جاتا۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!سب کے سوال ہی اہم ہوتے ہیں۔اگر ہمارا سوال آ ہی گیا ہے تو شیخ صاحب اپنے وقت پر اپنا سوال کر لیں۔

جناب سپیکر:بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! میں جناب کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اگر معزز ممبر یہ سارے سوال کا سارا جواب پڑھ لیں تو شاید ان کے ضمنی سوالوں کے جواب ان کو مل جائیں گے۔

جناب سپیکر:پارلیمانی سیکرٹری صاحب!آپ ان کو پابند نہیں کر سکتے وہ آپ کو پابند کر سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! یہ آگے جز(د)اور جز(ہ)دونوں کا جواب پڑھ لیں گے تو ان کو جواب مل جائے گا۔اگر آپ حکم دیتے ہیں تو میں ان کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!میں نے جواب پڑھ لئے ہیں۔

جناب سپیکر:بڑی مہربانی۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!اس ایوان میں ایسا ہی ایک سوال 24۔دسمبر 1997 میں اٹھایا گیا تھا جس کا obviously یہاں پر ریکارڈ موجود ہوگا۔اُس میں کہا گیا تھا کہ 639 کنال کے مالکانہ حقوق دیئے گئے اور 45 کنال ابھی تک متنازعہ ہے جس پر کیس چل رہا ہے۔آپ یہ بتائیں کہ 20 سال سے جب یہ encroachments بھی ہوئیں،ان پر قبضے بھی ہوئے تب حکومتوں کو خیال نہیں آیا،اتنی قیمتی زمین پر جب قبضہ ہو جاتا ہے تو کیا ان کو قبضہ چھڑانے میں بیس بیس سال لگ جاتے ہیں؟یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اُن غریبوں کو زبانی اجازت دے دی ہے۔اگر ہر طرف اسی طرح ہونے لگ گیا تو پھر قانون کس لئے بنائے جاتے ہیں،کیا اس طرح زبانی کلامی سارے کام ہوتے ہیں،میرا ان سے یہ سوال ہے کہ یہ زبانی کس طرح اجازت دے سکتے ہیں اور کس نے یہ اجازت دی،کہ یہ زبانی آپ اپنا کاروبار کرتے رہیں؟اس طرح پھر ہم کو بھی بتائیں ہم بھی لوگوں کو زبانی اجازت دیتے جائیں گے۔

جناب سپیکر:جی،محترمہ!بس اب آپ تشریف رکھیں،مہربانی۔میرا خیال ہے کہ محترمہ لابی میں جاکر تھوڑا پانی پی لیں۔بہتر رہے گا۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!دیکھیں،یہاں پر ہم جو بھی بات کرتے ہیں لوگوں کے مفاد کے لئے کرتے ہیں۔ہم اپنے ذاتی مفاد کی بات نہیں کرتے۔

جناب سپیکر:وہ بھی لوگوں کے مفاد کی ہی بات کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو اتنا غصہ کیوں آرہا ہے؟وہ جواب دیں۔

جناب سپیکر:محترمہ!اُن کو غصہ نہیں آرہا ہے۔order in the House آپ لوگ درمیان میں مداخلت نہ کریں مہربانی ہوگی۔جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! یہ ٹوٹل دس لوگ ہیں جو شام کے وقت صرف ریڑھیاں لگاتے ہیں،یہ مستقل encroachment یا

غیر قانونی قبضہ نہیں ہے۔یہ غریب آدمی ہیں۔یہ لوگ شام کے وقت کھانے پینے کے لئے برگر یا گول گپے وغیرہ لگا لیتے ہیں کوئی ایسی غیر قانونی activity نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔بس، محترمہ!اب آپ تشریف رکھیں۔اگلا سوال ملک تیمور مسعود کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال بھی اُن کا ہی ہے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب احمد خان بھچر کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 1254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ملازمین کو میرٹ پر دی گئی رہائش گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1254: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دار الحکومت لاہور میں ملازمین کے تمام کیٹیگریز کی کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران خلاف پالیسی، آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کئے گئے، الاٹی کا نام، عہدہ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی رہائش گاہیں کون کون سی کیٹیگریز کو میرٹ پر دی گئیں ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ محکمہ کے نام سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں جن ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئیں، ان کی رجسٹریشن نمبر، رجسٹریشن سال و تاریخ الاٹی کے نام و محکمہ سے بھی آگاہ کریں؟

(ہ) گریڈ 5 سے گریڈ 14 کے کتنے ایسے ملازمین ہیں، جن کی رجسٹریشن 1992 سے 2000 کے درمیان ہے اور میرٹ پر بھی ہیں ان کو ابھی تک سرکاری رہائش الاٹ نہیں ہوئی، ان کے نام، عہدہ، محکمہ سے آگاہ کریں؟

(و) کیا حکومت ان ملازمین افسران و اہلکاران جن کی رجسٹریشن 1992 سے 2000 کے درمیان ہوئی ان کو میرٹ پر رہائش گاہیں الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ خلاف پالیسی الاٹمنٹ کرنے کا اختیار کسی کو نہ ہے۔تاہم وزیراعلیٰ صاحب نے قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی ہیں جن کی تعداد600ہے۔تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں مختلف کیٹیگریز میں میرٹ پر کی گئی الاٹمنٹس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس ضمن میں تفصیل تتمہ (ب)اور رجسٹریشن کے ضمن میں تفصیل مذکورہ لسٹ کے کالم نمبر7پرایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) گریڈ5سے گریڈ14کے جن ملازمین کی1992سے2000کے درمیان رجسٹریشن ہے ان کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس ضمن میں عرض ہے کہ 1997 سے پہلے سیکرٹریٹ اور نان سیکرٹریٹ کے نام سے ملازمین کی رجسٹریشن کی جاتی تھی لیکن1997کے بعد صرف لاہور ہائی کورٹ، پنجاب سول سیکرٹریٹ اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اوران کو ہی میرٹ کی بنیاد پر الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔ان محکموں کے علاوہ باقی تمام محکمہ جات رجسٹریشن کے اہل نہیں۔ مزید برآں میرٹ پر نامmatureہونے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر کی دستیابی پر الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے۔مزید عرض ہے کہ Junior 2-room کیٹیگری میں مورخہ 27-03-90 تک رجسٹرڈ ملازمین کو الاٹمنٹس کر دی گئی ہیں۔Junior 2-Room کیٹیگری میں مورخہ 21-02-2000تک رجسٹرڈ ملازمین کو الاٹمنٹس کر دی گئی ہیں اور3-4 room کیٹیگری میں مورخہ19-08-2000تک رجسٹرڈ ملازمین کو الاٹمنٹس کر دی گئی ہیں۔

(و) جواب جیسا کہ جز(ہ)پر درج ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ وزیراعلیٰ نے600سرکاری رہائش گاہیںout of turn۔۔۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب پہلے ہی اس بارے میں بتا چکے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اسی طرف آرہا ہوں۔اس بارے میں وہ ڈاکٹر مراد راس کے سوال میں جواب دے چکے ہیں تو یہ جز(ہ) میں آپ دیکھیں اس میں 400 کے قریب out of turn جو allotments ہوئی ہیں ان میں سے 400 کے قریب ایسی allotments ہیں جو ایسی ہیں کہ out of turn میں بھی کچھ تھوڑا سا ضابطہ یا قانون ہوتا ہے لیکن وہ بالکل ہی غیر قانونی ہیں۔ میرا پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا جو لوگ بعد میں لائن میں لگے ہیں، کیا ان کا نمبر بھی آئے گا یا یہ کام ایسے ہی out of turn ہوتا رہے گا؟

جناب سپیکر: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے پہلے ہی اس سوال کا جواب بہت detail سے دیا ہے۔ میں دوبارہ وضاحت کرتا ہوں کہ بالکل میرٹ کی بنیاد پر turn کے مطابق لوگوں کو گھر الاٹ ہو رہے ہیں۔ صرف چیف ایگزیکٹو صاحب نے جو گھر الاٹ کئے ہیں وہ ان کا صوابدیدی اختیار ہے۔اس کے علاوہ وہ compassionate basis اور hardship basis پر پوری چھان بین کے بعد تمام لوگوں کی problems کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ 600 گھر الاٹ کئے ہیں اور turn by turn بھی لوگوں کو گھر الاٹ ہو رہے ہیں۔ میں اس بات کو ensure کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے گھر کی الاٹمنٹ کے لئے اپنی رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے ان کو بھی اپنی turn پر انشاء اللہ گھر ملے گا۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا جواب آ چکا ہے۔ اگر یہ اس جواب کو غور سے پڑھ لیں جو کہ ان کے ہی محکمے سے آیا ہے تو اس میں دو چیزیں ساتھ ساتھ لکھی ہوئی ہیں۔ ایک non registered اور دوسری non eligible ہے اور جو جواب انہوں نے اس جز میں دیا ہے اس ضمن میں آپ یہ دیکھ لیں کہ خلاف پالیسی الاٹمنٹ کرنے کا اختیار کسی کو نہ ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ صاحب نے قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of turn الاٹمنٹس کی ہیں جن کی تعداد 600 ہے۔ اگر آپ یہ پڑھیں تو اس میں non registered بھی لکھے ہوئے ہیں اور non eligible بھی لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب وضاحت کر دیں کہ انہوں نے registered اور non registered کا کیا criteria رکھا ہے کیونکہ ابھی تو non registered لوگوں کو allotments ہو رہی ہیں۔ مجھے یہ بتا دیں کہ registered لوگوں کی کب باری آئے گی اور مجھے کوئی time frame دے دیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!وہ پوچھ رہے ہیں کہ registeredلوگوں کی باری کب تک متوقع ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! گھروں کی availabilityپر جیسے جیسے گھر خالی ہوتے ہیں ویسے ہی الاٹمنٹ کر دیتے ہیں۔لوگوں کی ریٹائرمنٹ یا کسی اور وجہ سے کوئی گھر خالی ہو جائے یا کسی نے غیر قانونی آگے subletکیا ہو تو اس طرح کی غیر قانونی allotments cancelکر کے گھر فارغ کروا رہے ہیں۔ جس طرح گھر کی availability ہو گی اس طرح turn کے مطابق پورے شفاف طریقے سے گھر الاٹ کر رہے ہیں۔ جو لسٹ ہم نے اس کے ساتھ لگائی ہوئی ہے اس میں category Bاور category C کو بھی آپ ملاحظہ فرمالیں تو category C میں صرف 30افسروں کو گھر الاٹ ہوئے ہیں باقی تمام گھر category Bاور دیگر categories میں الاٹ ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کی turnکے مطابق باری آرہی ہے، جن لوگوں نے اپنی درخواستیں اسٹیٹ آفس میں جمع کروائی ہیں اُن کو گھر الاٹ کئے جا رہے ہیں لیکن صرف availability کا مسئلہ ہے۔ اگر گھرavailable ہے تو ان کی turn اور category کے مطابق الاٹمنٹ پالیسی کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے الاٹ کر رہے ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!میں نے ان سے ایک ہی بات پوچھی ہے جس پر وہ مجھے satisfyکر دیں کہ out of turn پالیسی جس پر انہوں نے خود لکھا ہے کہ کسی کو کوئی اختیار نہیں ہے۔کیا اس اختیار میں چیف منسٹر صاحب آتے ہیں یا نہیں؟اگر آتے ہیں تو یہ کب اس چیز کو ختم کرنے جا رہے ہیں؟ مجھے صرف اتنا بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! Rules of Business میں چیف ایگزیکٹو کا صوابدیدی اختیار ہے اور ہمارے چیف منسٹر اپنا صوابدیدی اختیار بھی compassionate ground, medical and hardship ground کو مد نظر رکھتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔انہوں نے ان grounds کے علاوہ کبھی بھی out of turn گھر الاٹ نہیں کیا۔ شکریہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر!اگر یہ کہیں گے تو میں with proofوہ بھی ان کو دے دوں گا جو 400لوگوں کو بالکل ہی غیر قانونی allotments ہوئی ہیں۔ میں اِن سے صرف اتنا پوچھنا چاہوں گا کہ

جن کو غیر قانونی allotments ہوئی ہیں اُن کے بارے میں ان کا کیا خیال ہے؟ میرے پاس وہ لسٹ پڑی ہوئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آپ بھی کوئی اچھے اچھے کام کریں۔اس بات کو چھوڑیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ کا حکم ہے تو بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر رہے ہیں۔ اپنا سوال تو چھوڑ دیا ہے اور دوسروں کے سوالوں پر ضمنی سوال کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے 600 گھر out of turn الاٹ کئے ہیں مگر بتایا جائے کہ جو میرٹ پر اور لائن میں ہیں اُن کو اس عرصہ میں کتنے الاٹ کئے ہیں؟

جناب سپیکر: اچھا میرٹ پر کہہ رہے ہیں۔ میں سمجھا کہ کہیں آپ میرے پر کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد عارف عباسی: جی، میرٹ پر پوچھ رہا ہوں۔ یہ بتائیں کہ اسی عرصہ میں میرٹ پر کتنے مکان الاٹ ہوئے ہیں جبکہ 600 گھر تو انہوں نے ویسے ہی اپنے صوابدیدی اختیارات پر دے دیئے؟

جناب سپیکر: 600 گھر دے دیئے ہیں تو باقی سب میرٹ پر ہی ہوئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ گھر تو out of turn دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: باقی میرٹ پر ہی ہوئے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! قانون کے مطابق کتنے گھر الاٹ کئے ہیں اُن کی تعداد کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ گھر بھی قانون کے مطابق ہی ہیں، کوئی غیر قانونی نہیں ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایک نیا سوال بنتا ہے۔ اگر یہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں دوبارہ سوال جمع کروادیں تو ہم اس کی detail بھی مہیا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ہم اِن کو کہہ دیتے ہیں کہ fresh question دے دیں۔اس بات کو چھوڑ دیں۔ اگلا سوال احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1369 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رومز کیٹیگری 4/3 میں کوارٹرز تبدیلی ایکسچینج کی درخواستوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1369: جناب احمد شاہ کھگہ: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جن سرکاری ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کیا جاتا ہے توان کو date of possession سے اگلے تین سال تک رولز کے مطابق exchange نہیں کیا جا سکتا؟

(ب) جنوری2012 سے آج تک 4/3رومز کیٹیگری میں exchange کے لئے کتنی درخواستیں محکمہ کو موصول ہوئیں، کتنی درخواستوں پر عمل کرتے ہوئے سرکاری گھر الاٹ کئے گئے اور کتنی درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا۔درخواست دہندگان کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) رولز سے ہٹ کر تین سال سے پہلے ہی 4/3رومز کیٹیگری میں جن درخواستوں پر عمل ہوا محکمہ نے کس اتھارٹی کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کو گھر الاٹ کئے۔ ایوان کو تفصیل کے ساتھ آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا (c)32 کے مطابق exchange کا طریق کار درج ذیل ہے:

"The exchange of residence of the same category shall be at the discretion of Government subject to clearance of house rent and all utility bills. No Government servant, except in hardship cases, will be allowed to exchange his/ her Government residence before three years of its physical occupation and three years prior to his/ her superannuation. Moreover, the allottees of Govt. residences, belonging to eligible departments only, shall be allowed exchange of Government residences."

Exchange کے لئے درخواست دینے والے الاٹیز کی ہارڈشپ / مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی کے مطابق گھر exchange کیا جاتا ہے۔ یہ exchange عام طور پر subject to vacation basis پر ہوتی ہے اور اس پر عملدرآمد ہونے میں مزید کچھ عرصہ لگ جاتا ہے۔ جس کے بعد گھر عملی طور پر exchange ہوتے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جنوری 2012 سے لے کر دسمبر 2013 تک 4/3 رومز کیٹیگری میں گھروں کے exchange کے لئے اسٹیٹ آفس میں ٹوٹل 49 درخواستیں موصول ہوئیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 31 درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ باقی ماندہ 18 درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں جواب جز (الف) کے ساتھ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ S&GAD کی الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیم شدہ 2009۔01۔19 تک) کے پیراجات 26 اور (C)32 کی رو سے Competent Authority کو مختلف اقسام کے ہارڈشپ کیسوں میں گھر exchange کرنے کی اجازت حاصل ہے۔ تاہم درخواست دہندہ کے حالات، ہارڈشپ اور گھروں کی دستیابی (availability) کو مدنظر رکھ کر ایسی exchange پر غور کیا جاتا ہے۔ پالیسی کے متعلقہ پیراجات تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ نیز جنوری 2012 سے لے کر اب تک 4/3 رومز کیٹیگری میں 31 درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ تتمہ (ب) پر موجود بعض کیسز میں ہارڈشپ کی نوعیت درج ذیل ہے:

سیریل نمبر 12،8 اور 31 میں میڈیکل گراؤنڈ، سیریل نمبر 27 میں Dilapidated Condition of Quarter اور سیریل نمبر 28 میں بوڑھے والدین کا سیڑھیوں سے اترنے چڑھنے میں مشکلات کے پیش نظر رکھتے ہوئے سرکاری گھر exchange کیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ 49 میں سے جن 31 الاٹیوں کو physically تین سال سے کم possession ہونے پر نئی الاٹمنٹ کی گئی ہے کیا ان تمام کو hardship cases کے تحت الاٹمنٹ کی گئی ہے اور باقی 18 لوگ جن کو انکار کیا گیا ہے کیا اُن میں سے کسی کا hardship case نہیں بنتا تھا یا جان بوجھ کر اِن کو الاٹ نہیں کیا گیا؟ یہ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے سوال کی کوئی سمجھ نہیں آئی کہ یہ کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟ یہ ذرا دوبارہ سوال کر دیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ کے محکمے نے یہ بتایا ہے کہ 49 درخواست کنندگان میں سے 31 الاٹیوں کو گھر تبدیل کیا گیا ہے لیکن ان میں سے 18 لوگ رہ گئے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان 18 لوگوں میں سے بھی کسی کا hardship case نہیں بنتا تھا اس لئے رہ گئے ہیں یا جان بوجھ اُن کو الاٹ نہیں کیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Usually یہ ہوتا ہے کہ hardship cases پر غور اور اُن کو consider کرتے ہوئے کیا جاتا ہے جبکہ پالیسی کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے کہ جن لوگوں کے گھر انہوں نے hardship basis پر الاٹ کرنے ہوتے ہیں یا exchange کرنے ہوتے ہیں اُن کی پالیسی کو مدنظر رکھا جاتا ہے کہ تین سال سے ان کا قبضہ ہو اور تین سال ریٹائرمنٹ میں رہتے ہوں۔ اگر ریٹائرمنٹ میں تین سال سے کم عرصہ ہو یا possession لئے ہوئے عرصہ تین سال سے کم ہو تو پھر اُن کا case consider نہیں کیا جاتا۔ جن لوگوں کا case consider نہیں کیا گیا وہ یہی لوگ تھے جن کا تین سال سے کم قبضہ تھا یا اُن کی ریٹائرمنٹ میں تین سال سے کم عرصہ رہتا تھا۔ شکریہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! یہ گھر تین سال سے کم عرصہ میں دیئے گئے ہیں جن کے hardship cases تھے جن کے والدین کو تکلیف تھی جو سیڑھیوں پر نہیں چڑھ سکتے تھے۔[****]

جناب سپیکر: آپ دوبارہ یہ بات نہ کیجئے گا۔ اِن کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ exchange کے لئے تین سال کا عرصہ ہونا چاہئے لیکن hardship cases یہ تین سال سے کم میں کر رہے ہیں۔ میرا اس میں ضمنی سوال بنتا ہے لہذا میں اس میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو 18 لوگ رہ گئے ہیں اُن میں سے جو genuine hardship case میں آتا ہو اگر میں ان کے علم میں لاؤں تو کیا یہ اس بندے کو consider کریں گے، مجھے یہ on the floor of the House یقین دہانی کرائیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ درخواست دیں، میں انشاءاللہ consider کرواؤں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بالکل عملدرآمد ہو گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: بہت شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1382 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جی او آر۔I، ٹو، تھری میں ریٹائرڈ رہائش پذیر افسران کی تفصیلات

*1382: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور GOR I-II-III میں کتنے ایسے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے۔ ان کے نام اور وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں میں رہ رہے ہیں؟

(ب) حکومت نے آج تک وہ مکان خالی کیوں نہیں کروائے، وجوہات بیان کی جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ GOR-I, II, III میں ریٹائرڈ افسران جو ابھی تک سرکاری گھروں میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو افسران ریٹائر ہو چکے ہیں وہ اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری گھر کو دو ماہ grace period کے طور پر اور چھ ماہ extension کے طور پر رکھ سکتے

ہیں۔ پالیسی extension کے مطابق ان کی حیثیت ناجائز قابضین کی نہ ہے۔ پالیسی extension ختم ہونے کے بعد ان سے مکان خالی کروالئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ جب ان لوگوں کا چھ ماہ کا extension period اور دو ماہ کا grace period ختم ہو گا تو ان سے گھر خالی کرالئے جائیں گے جبکہ ان کی طرف سے provide کی ہوئی لسٹ میں ایسے cases موجود ہیں جن کا یہ period ختم ہو چکا ہوا ہے، اُن کو vacation notices بھی جاری کئے گئے ہیں مگر اس کے باوجود انہوں نے گھر خالی نہیں کئے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس سلسلے میں انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں اور کیا penal rent لینے کی کوئی پالیسی ہے، اگر ہے تو اس پر کتنا عملدرآمد ہو رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری معزز ممبر سے گزارش ہے کہ ہم نے جواب کے ساتھ جو لسٹ لگائی ہے اس کو ذرا ملاحظہ فرمالیں کہ دو مہینے grace period ہے اور چیف منسٹر کا اختیار ہے کہ وہ کسی بھی سرکاری ملازم کی hardship، بیماری یا کسی اشد ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے چھ ماہ extension دے سکتے ہیں۔ جب اس کا extension کا period ختم ہو جائے گا تو اس الاٹی سے قانون کے مطابق قبضہ لے لیا جائے گا اور جتنا عرصہ اس کے قبضہ لینے میں لگے گا اُس عرصے کا اس ملازم کی basic pay کا 60 فیصد penal rent وصول کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ جو لوگ غیر قانونی رہ رہے ہیں اُن کے کیس اگر اعلیٰ عدالتوں سول کورٹ، سیشن کورٹ یا ہائی اور سپریم کورٹ میں pending ہیں تو اُن کو عدالت کے فیصلہ تک ہم بے دخل نہیں کر سکتے۔ اگر ہم بے دخل کریں گے تو وہ contempt of court کے زمرے میں جائے گی لہذا کوئی بھی آدمی غیر قانونی رہائش پذیر نہیں ہے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے خود ہی اس میں بتایا ہوا ہے کہ تین لوگوں کو vacation notices جاری کئے گئے ہیں اور میں نے اسی base پر سوال کیا تھا کہ جن کو notices بھیج دیئے گئے

ہیں اُن کے لئے یہ کیا کر رہے ہیں کیونکہ ان کا extension period ختم ہو چکا ہے اور یہ آپ کے اپنے جواب کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ اب کیا کارروائی ہو رہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں مجسٹریٹ صاحب جن کو الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق یہ power ہے وہ اس گھر سے قانون کے مطابق قبضہ لیں گے اور جو عرصہ غیر قانونی قبضہ کے دوران ہو گا اُس سے penal rent وصول کیا جائے گا۔ جیسے میں نے پہلے وضاحت کی ہے کہ اس سرکاری ملازم کی basic pay کا 60 فیصد جرمانہ کی مد میں وصول کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ کافی heavy ہے۔ محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1383 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جی او آر۔ون میں سرکاری رہائش گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1383: ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جی او آر۔I لاہور میں کل کتنے سرکاری مکان ہیں اور اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر۔I, II اور III میں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کسی پی سی ایس افسر کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں۔ اگر الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس شرح سے اور ان پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنہیں کیٹیگری "اے" اور "بی" کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ 20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری سی میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے؟

(د) جی او آر۔I, II اور III میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 14-2013 میں ریٹائرڈ ہو رہے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی(چودھری علی اصغر منڈا،ایڈووکیٹ):

(الف) جی اوآر۔I، لاہور میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 70 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو پنجاب میں ہیں۔ دیگر 101 رہائش گاہوں میں سے 25 رہائش گاہیں لاہور ہائیکورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں۔ 20 رہائش گاہیں سپیکر، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی، صوبائی وزراء کرام اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں۔ 9 رہائش گاہوں میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور دیگر دفاتر قائم ہیں اور 47 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جن کی موجودہ تعیناتی وفاقی حکومت کے اداروں میں ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سرکاری گھر "پہلے آیئے اور پہلے پایئے" کے اصول کے مطابق الاٹ کئے جاتے ہیں اس میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہ ہے۔ جی اوآر۔I، II اور III میں کیٹیگری (اے) اور (بی) کے ان گھروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو پی سی ایس افسران کو الاٹ ہیں۔

(ج) گریڈ 20 کے پی سی ایس افسران جو (سی) کیٹیگری میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ قیصر سلیم، ڈائریکٹر جنرل، پاپولیشن ویلفیئر (بی ایس 20) C-03/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

2۔ محمد حسن رضوی، ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب (بی ایس 20) C-16/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

ان افسران نے اپنی entitlement کے مطابق سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست جمع نہیں کروائی، جس کی وجہ سے انہیں گھر الاٹ نہیں کئے گئے۔ جن افسران نے اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے انہیں ان کی باری آنے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی اوآر۔I، II اور III میں جو الاٹی 14-2013 میں ریٹائر ہو چکے ہیں یا ریٹائر ہو رہے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا یہ سوال بھی اسی سے ہی related تھا جس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔ وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ابھی میرا سوال آیا ہے تو ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین صاحب کے سوال کو pending کر دیں۔ ایوان کا وقت آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: کوارٹرالاٹمنٹ کے لئے اسٹیٹ آفس میں 20 سے 22 سال سے رجسٹرڈ شدہ ملازمین کو کوارٹر الاٹ نہ کرنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*304: جناب ظہیر الدین خان علیزئی: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر اور اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ ایس اینڈ جی اے ڈی نے اپنی تعیناتی کے دوران وزیراعلیٰ کی سفارشات پر قواعد میں نرمی کرتے ہوئے، کل کتنے آفیسران و دیگر ملازمین کو کوارٹر الاٹ کئے ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان میں کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کی کل سروس صرف ایک سال سے چھ سال کے درمیان ہے ان کے نام، عہدہ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(ج) کتنے ایسے ملازمین ہیں جن کی کل سروسز 20 سے 25 سال ہو چکی ہے اور ان کی رجسٹریشن کو 20 سال سے 22 سال ہو چکے ہیں، ان کو ابھی تک کوارٹر الاٹ نہیں کئے گئے، اسٹیٹ آفس کی رجسٹریشن کے مطابق ان کے نام، عہدہ اور محکمہ کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر)مورخہ 2013-08-28 سے تعینات ہیں جبکہ اسٹیٹ آفیسر مورخہ2008-08-15 سے تعینات ہیں۔مزید یہ کہ 2008 سے 2013 کے دوران وزیراعلیٰ نے قواعد وضوابط میں نرمی کرتے ہوئے اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کر کے مختلف کیٹیگریز میں 600الاٹمنٹس کی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایسے ملازمین کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ایسے ملازمین جن کو اسٹیٹ آفس میں خود کو رجسٹرڈ کروائے 20 سے 22 سال ہو چکے ہیں اور ان کی کل سروس 20 سے 25 سال ہو چکی ہے اب تک سرکاری کوارٹر الاٹ نہ ہوئے ہیں۔ ایسے ملازمین کی اکثریت کا تعلق سنگل روم،ٹو روم جونیئر کیٹیگری سے ہے۔ان کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*375:جناب اعجاز خان:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال2011-12 وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں کل کتنے اخراجات ہوئے اور کس کس مد میں تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) مذکورہ سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کتنی گاڑیاں ہیں اور گاڑیوں کا پٹرول اور maintenanceکے اخراجات کیا ہیں اور یہ کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) 2012-13مذکورہ سیکرٹریٹ کے لئے تیل،پٹرول اورmaintenanceکی مد میں کل کتنا فنڈ مختص ہوا اور کتنا خرچ ہوا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سیکرٹریٹ کے مذکورہ بالا اخراجات مختص شدہ فنڈز سے زیادہ ہیں تو کتنے زیادہ ہیں اور کیوں؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال2011-12 کے دوران وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ہونے والے اخراجات 368.202 ملین روپے تھے جن کی تفصیل منسلکہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر وزیر اعلیٰ پنجاب میں اس وقت کل129 گاڑیاں ہیں۔ موجودہ سال کے دوران ان گاڑیوں کے اب تک کے پٹرول اور maintenance کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مد	بجٹ14۔2013	31اگست2013تک کے اخراجات
پٹرول	8.50ملین	5.88ملین
مین ٹیننس(Maintenance)	12.75ملین	5.38ملین

استعمال کنندہ افسران کی تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق2008 سے وزیر اعلیٰ سیکر ٹریٹ کے لئے کوئی نئی گاڑی نہیں خریدی گئی۔

(ج) 13۔2012کے دوران مذکورہ دفتر میں152 گاڑیاں تھیں ان کے تیل، پٹرول اور maintenance کے اخراجات کی تفصیل اس طرح ہے:۔

مد	بجٹ	اخراجات
پٹرول/تیل	40.50ملین	40.49ملین
مین ٹیننس(Maintenance)	34.04ملین	34.04ملین

(د) مذکورہ دفتر کے موجودہ مالی سال میں مذکورہ بالا اخراجات مختص شدہ فنڈز کے عین مطابق ہیں۔

راولپنڈی: محکمہ انٹی کرپشن کے ملازمین کے خلاف شکایات کی تفصیل

*376: جناب اعجاز خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن ضلع راولپنڈی میں کل کتنے دفتر ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری2010تا یکم جنوری2013 رشوت وصول کرنے کی شکایت وصول ہوئی ہیں؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین کے خلاف یہ شکایت درست پائی گئیں اور کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی، کس کس ملازم کو سزا اور جرمانہ کیا گیا، تفصیل سے بیان کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انٹی کرپشن ریجن ضلع راولپنڈی میں کل چار دفاتر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) دفتر ڈائریکٹر انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن راولپنڈی، بشمول سرکل آفیسر تھانہ انٹی کرپشن راولپنڈی اور سرکل آفیسر تھانہ انٹی کرپشن(HQ)
(ii) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی کرپشن اٹک، بشمول سرکل آفیسر تھانہ انٹی کرپشن اٹک
(iii) دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹی کرپشن چکوال، بشمول سرکل آفیسر تھانہ انٹی کرپشن چکوال۔
(iv) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر انٹی کرپشن جہلم، بشمول سرکل آفیسر تھانہ انٹی کرپشن جہلم

(ب) محکمہ انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن میں یکم جنوری2010تایکم جنوری2013کل 13 شکایات موصول ہوئیں۔

(ج) انٹی کرپشن راولپنڈی ریجن کے ملازمین کے خلاف شکایت / درخواست موصول ہونے پر اس دور کے متعلقہ ڈائریکٹر نے فوراًانکوائری کا حکم صادر فرمایا۔گیارہ انکوائریز کے تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے انکوائری کو مکمل کیا گیا اور الزامات ثابت نہ ہونے پر کسی ملازم کو موردالزام نہ ٹھہرایا گیا جبکہ دو اہلکاران کے خلاف انکوائری زیر دریافت ہے، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

انفارمر سکیم اور میڈیکل کی بنیاد پر الاٹ کی گئیں رہائش گاہوں کی تفصیلات

*1252: **ملک تیمور مسعود**: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران کس کس کیٹیگریز میں کن کن کو انفارمر سکیم کے تحت سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں الاٹ کی گئیں، ان کے رجسٹریشن نمبرز، نام، عہدہ اور محکمہ والا ٹمنٹ آرڈر کی کاپی لف کریں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران جونیئر کلرک سے اسسٹنٹ کے عہدہ کے کتنے اہلکاران کو آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئیں، ان کے رجسٹریشن نمبر اوران کے الاٹمنٹس آرڈر کس اتھارٹی نے کئے، اس اتھارٹی کے احکامات کی کاپی بھی لف کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران میڈیکل کی بنیاد پر کن کن کو سرکاری رہائش الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور میڈیکل سرٹیفکیٹس کی کاپیاں بھی لف کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) انفارمر سکیم کے تحت تمام الاٹمنٹس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران جونیئر کلرک سے اسسٹنٹ کے عہدہ کے 27 اہلکاران کو پالیسی کے مطابق انفارمر سکیم، سات اہلکاران کو ہارڈ شپ سکیم کے تحت اور 105 اہلکاران کو وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی گئی جن کی تفصیل مع رجسٹریشن نمبر ز تتمہ (ب)،(ب(1))اور(ب(2))ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ineligible محکمہ جات کے ملازمین کے رجسٹریشن بمطابق الاٹمنٹ پالیسی نہ کی جاتی ہے۔ تاہم ہارڈ شپ سکیم کمیٹی اور وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات کی روشنی کے تحت ineligible محکمہ جات کے ملازمین کو بغیر رجسٹریشن کے ہی الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ دیگر کے رجسٹریشن نمبر اور الاٹمنٹ اتھارٹی مذکورہ تتمہ جات پر درج ہے اور الاٹمنٹ آرڈرز کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران 13 گھر میڈیکل کی بنیاد پر الاٹ کئے گئے جن کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ریٹائرڈ افسران واہلکاران و دیگر تفصیلات

*1253: **ملک تیمور مسعود:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں ملازمین کی مختلف کیٹیگریز کی کل کتنی رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کچھ لوگ محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائر ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھروں پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں، ان افسران واہلکاران کے نام، عہدہ اور جس محکمہ سے ریٹائر ہوئے اس سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ افسران و اہلکاران کتنے عرصہ سے ریٹائرڈ ہونے کے باوجود سرکاری رہائش گاہوں پر براجمان ہیں، اسٹیٹ آفیسر نے ان سے رہائش خالی کروانے کے لئے کتنی دفعہ مراسلہ یاددھانی ارسال کروائے، علیٰحدہ علیٰحدہ افسران واہلکاران وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) سرکاری رہائش گاہوں پر زبردستی قابض ریٹائرڈ افسران وہلکاران کو اسٹیٹ آفیسر نے پینل رینٹ کی وصولی کے لئے کتنے مراسلہ جات بھجوائے، علیٰحدہ علیٰحدہ افسران /اہلکاران وار تفصیل لف کریں اور ان سے کتنا کتنا پینل رینٹ وصول کیا گیا، ایوان کو آگاہ کریں؟

(ہ) سرکاری رہائش گاہوں پر قابض ریٹائرڈ افسران واہلکاران سے رہائش خالی کروانے کے لئے مجسٹریٹ نے کتنی دفعہ آپریشن کیا، اس کی تاریخ و سال سے آگاہ کریں اور اگر نہیں کیا تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد قواعد کے مطابق مجاز اتھارٹی کی اجازت سے آٹھ ماہ تک سرکاری گھر میں رہا جا سکتا ہے۔ البتہ کچھ الاٹیز حضرات نے سرکاری گھر کو اپنے خاوند / بیوی / بیٹا / بیٹی کے نام ٹرانسفر کروانے کے لئے مجاز اتھارٹی کو درخواست دی جو کہ خلاف پالیسی ہونے کی وجہ سے حکومت نے رد کر دی۔ بعد ازاں وہ اپنے معاملات کو عدالت میں لے گئے ہیں جس پر انہوں نے مختلف عدالت ہائے سے اپنی زیر استعمال سرکاری رہائش گاہوں کی بابت حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جو ریٹائرڈ افسران واہلکاران سرکاری گھروں میں حکم امتناعی کی بنیاد پر رہ رہے ہیں ان سے مذکورہ گھر خالی کروانے کی بابت خط و کتابت کرنا توہین عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔ البتہ عدالتوں میں ان مقدمات کی بھرپور پیروی کی جاتی ہے۔

(د) جن سرکاری رہائش گاہوں میں ناجائز قابضین رہ رہے ہیں اور ان کے کیسز بھی عدالتوں میں نہیں تھے، ان تمام قابضین سے سرکاری گھر واگزار کروا لئے گئے ہیں اور ان سے un-authorized period of occupancy کا پینل رینٹ بھی وصول کر لیا گیا ہے۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مجسٹریٹ صاحب کی عدالت کے ذریعے خالی کروائے گئے گھروں کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: اسٹیٹ آفس کے افسران کا عرصہ تعیناتی و سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ میں بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1461: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں اسٹیٹ آفیسر، انسپکٹر اور مجسٹریٹ کون ہیں ان کے نام و گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ افسران واہلکاران کب سے ان اسامیوں پر تعینات چلے آرہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان افسران واہلکاران کی تعیناتی کے دوران متعدد رہائش گاہیں میرٹ سے ہٹ کر الاٹ کی گئیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب بھی ان افسران کی ملی بھگت سے سینکڑوں اہلکاران و افسران سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابض سالہا سال سے بیٹھے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افسران و اہلکاران سرکاری رہائش گاہوں پر ناجائز قابض اہلکاران سے بھتہ وصول کرتے ہیں، اگر ایسا نہیں ہے تو انہوں نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے ایسے ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں، ان رہائش گاہوں کے نمبر زر ہائشی کا نام و عہدہ اور محکمہ کے نام سے سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس، پنجاب سول سیکرٹریٹ میں تعینات اسٹیٹ آفیسر کا نام عمر فاروق گریڈ PMS/17 سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کا نام منظور احمد، PCS/18 اور انفورسمنٹ انسپکٹر کا نام محمد مختار میکن، BS-12 ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس، پنجاب سول سیکرٹریٹ میں اسٹیٹ آفیسر مورخہ 15-08-2008، سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ اپریل 2006 سے جبکہ انفورسمنٹ انسپکٹر مورخہ 08-01-2011 سے تعینات ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب الاٹمنٹ پالیسی پر انتہائی سختی سے عمل پیرا ہے اور الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق out of turn الاٹمنٹ کا اختیار صرف ہارڈشپ کمیٹی کو ہے یا پالیسی کے پیرا 27 کے مطابق انفارمر سکیم کے تحت out of turn الاٹمنٹ ہو سکتی ہے۔ تاہم وزیراعلیٰ صاحب قواعد وضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔ علاوہ ازیں out of turn الاٹمنٹ کا کوئی طریق کار نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ تاہم جو لوگ ریٹائر یا ٹرانسفر ہو جاتے ہیں ان کو الاٹمنٹ پالیسی میں دی گئی رعایت کے مطابق extension دی جاتی ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ناجائز قابضین سے واگزار کروائی گئی رہائش گاہوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ناجائز قابضین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و پینل رینٹ کی وصولی کی تفصیلات

*1463: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اسٹیٹ آفیسر، انسپکٹر اور مجسٹریٹ سول سیکرٹریٹ پنجاب نے گزشتہ پانچ سال کے دوران ناجائز قابضین سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے کتنی دفعہ اچانک چھاپے مارے اور کتنی رہائش گاہیں خالی کروائیں، ان رہائش گاہوں کے نمبرز و ناجائز قابض کا نام، محکمہ کی سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اس وقت کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں پر ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہیں۔ ان کے نمبرز، رہائشی کا نام اور محکمہ کی تفصیل سے آگاہ کریں اور یہ رہائش گاہیں کب تک واگزار کروالی جائیں گی؟

(ج) ان ناجائز قابضین کو اسٹیٹ آفیسر کی جانب سے کتنا کتنا پینل رینٹ ڈالا گیا اور کتنی ادائیگی ہوئی، ان کو رہائش گاہیں چھوڑنے کے لئے کتنی دفعہ مراسلہ یاد دہانی بھجوایا اور وصول کروایا گیا۔ تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اسٹیٹ آفیسر اور انسپکٹر روزانہ کی بنیاد پر GORs اور سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے ہیں۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 370 رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں اور ان رہائش گاہوں کے ناجائز قابضین کے نام، سال وار تتمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اس وقت کسی سرکاری گھر پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے ماسوائے ان گھروں کے جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالت ہائے سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔ ایسے گھروں کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جونہی حکم امتناعی خارج ہوں گے، مذکورہ گھر واگزار کروالئے جائیں گے۔

(ج) تتمہ (ب) پر دیئے گئے گھروں کے معاملات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ عدالتی فیصلہ سے قبل کسی قسم کی کارروائی توہین عدالت کے زمرے میں آتی ہے۔ عدالتی فیصلہ کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ مزید برآں جن ناجائز قابضین کو رینٹ کنٹرولر، ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے پینل رینٹ ڈالا گیا ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری ملازمین کی بیرون ملک سرکاری دوروں پر بھجوانے کی تفصیلات

*1472: میاں طاہر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے جون2013 کے دوران سرکاری ملازمین کے بیرون ملک سرکاری دورے / رخصت پر پابندی عائد کی تھی؟

(ب) کیا یہ پابندی اب بھی عائد ہے یا اٹھالی گئی ہے؟

(ج) یکم جون2013 سے آج تک گریڈ19 اور اوپر کے کتنے ملازمین کو بیرون ملک سرکاری دورے کرنے کے لئے این او سی اور رخصت دی گئی ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ مع موجودہ پوسٹنگ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان ملازمین کے سرکاری دورے پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوئی، تفصیل ملازم وار بتائیں؟

(ہ) پابندی کے دوران ان کو سرکاری دورے پر بھجوانے کی وجوہات کیا ہیں۔ اس کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ حکومت پنجاب نے 25۔اگست2010 سے منسٹروں، ایم پی ایز اور سرکاری آفیسران کے حکومتی خرچ پر بیرون ملک دوروں پر پابندی عائد کی تھی اور صرف اس صورت میں دورے کی اجازت دی گئی ہے جبکہ یہ دورہ انتہائی ناگزیر ہو اور اس کی منظوری اخراجات میں کمی کے لئے قائم کی گئی کمیٹی سے لی گئی ہو۔ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ پابندی تاحال برقرار ہے۔

(ج) یکم جون2013 سے آج تک گریڈ19 اور اوپر کے کل 26 ملازمین کو بیرون ملک سرکاری دورے کے لئے این او سی دیا گیا۔ جس کی تفصیل مع نام، گریڈ، عہدہ، سمیت ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دیا گیا ہے۔

(د) ان افسران کو بیرون ملک تربیتی پروگرامز میں شرکت کے لئے بھیجا گیا جن پر حکومت پنجاب یا وفاقی حکومت کا کچھ خرچ نہیں ہوا کیونکہ ان کے مکمل اخراجات معاون اداروں نے برداشت کئے۔ تربیتی پروگرامز سے ان افسروں اور متعلقہ محکموں کی کارکردگی میں خاطر خواہ بہتری آئی۔

(ہ) ان افسران کو بیرون ملک تربیتی پروگرامز میں شرکت کی غرض سے بھیجا گیا جس کے نتیجے میں ان افسران اور محکموں کی کارکردگی میں بہتری آئی۔ ان تمام افسران کی مجاز اتھارٹی چیف منسٹر / چیف سیکرٹری پنجاب ہے۔

لاہور: اسٹیٹ آفیسر کے تعاون سے سرکاری اراضی پر قابضین کی تفصیلات

*1552: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پائلٹ سکول وحدت کالونی لاہور اور مارکیٹ کے درمیان ناجائز قابضین نے مزید سرکاری اراضی پر قبضہ کے لئے کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر پرانی اینٹوں سے ایک حویلی بنا رکھی ہے؟

(ب) کیا اسٹیٹ آفیسر نے مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے آج تک کوئی کارروائی کی ہے، اس کی جامع رپورٹ پیش کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ اس قسم کی کوئی حویلی مذکورہ جگہ پر نہ پائی جاتی ہے۔ البتہ مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز، ایک ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا مکینیکل سٹور ہے۔ جہاں پر تعمیری سامان وغیرہ رکھا ہوا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہاں کوئی غیر قانونی تجاوزات نہ پائی جاتی ہیں۔ وہاں ماسوائے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز، ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور مکینیکل سٹور کے کوئی انکروچمنٹ نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ وہاں کوئی غیر قانونی تجاوزات نہ پائی جاتی ہیں۔ وہاں ماسوائے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز، ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور مکینیکل سٹور کے کوئی انکروچمنٹ نہ ہے۔

جی او آر۔I لاہور کی رہائش گاہوں اور الاٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1648: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) جی او آر۔I لاہور میں کل کتنے سرکاری مکان ہیں اور اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر۔I، II اور III میں کیٹیگری (اے) اور (بی) کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کہ پی سی ایس افسران کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس ratio سے اور ان پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنہیں کیٹیگری (اے) اور (بی) کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ 20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری (سی) میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں ان کی entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے ان کے نام بتائیں نیز حکومت انہیں ان کی entitlement کے حساب سے کب تک گھر الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) جی او آر۔I, II اور III لاہور میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 13۔2012 میں ریٹائر ہوئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ہ) ایسے کتنے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک جی او آر۔I کے سرکاری گھروں پر قابض ہیں وہ کب ریٹائر ہوئے ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے ان کے نام بتائے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں پر قابض ہیں اور ان سے کب تک یہ گھر خالی کروالئے جائیں گے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی او آر۔I میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 69 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو پنجاب میں تعینات ہیں۔ دیگر 102 رہائش گاہوں میں سے 25 رہائش گاہیں لاہور ہائیکورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں۔20 رہائش گاہیں سپیکر، ڈپٹی سپیکر، پنجاب اسمبلی، صوبائی وزراء کرام اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں۔9 رہائش گاہوں میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ اور دیگر دفاتر قائم ہیں اور 48 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جن کی موجودہ تعیناتی وفاقی حکومت یا اس کے ماتحت اداروں میں ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق جی او آر۔I,II اور III میں (اے) اور (بی) کیٹیگری کے گھروں کی الاٹمنٹ میں ڈی ایم جی اور پی سی ایس افسران میں کسی قسم کی تفریق نہ کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی شرح مقرر ہے۔ جن پی سی ایس افسران کو کیٹیگری (اے) اور (بی) کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ20 کے پی سی ایس افسران جو (سی) کیٹیگری میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1۔ قیصر سلیم، ڈائریکٹر جنرل، پاپولیشن ویلفیئر (بی ایس20) C-03/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

2۔ محمد حسن رضوی، ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب (بی ایس20) C-16/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔

ان افسران نے اپنی entitlement کے مطابق سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست جمع نہیں کروائی۔ جس کی وجہ سے انہیں گھر الاٹ نہیں کئے گئے۔ جن افسران نے اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے۔ انہیں ان کی باری آنے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی او آر۔I,II اور III میں جو الاٹی 2012-13 میں ریٹائر ہو چکے ہیں یا ریٹائر ہو رہے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر۔I میں اس وقت صرف پانچ ریٹائرڈ سرکاری آفیسر رہائش پذیر ہیں جن کو مجاز اتھارٹی نے ریٹائرمنٹ سے نارمل رینٹ کی ادائیگی پر آٹھ ماہ کی قانون کے مطابق توسیع دے رکھی ہے۔ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھرتی کی تفصیلات

*1820: محترمہ شُنیلارُوت: کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2010 میں ایک قانون کے تحت صوبہ پنجاب میں اقلیتوں کے لئے ملازمت کا کوٹا5فیصد کر دیا گیا تھا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو قانون پر عملدرآمد کرتے ہوئے تاحال اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے کل کتنے افراد کو محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں ملازمت دی گئی؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔ حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبرSOR-III(S&GAD)1-35/93 مورخہ 2010۔03۔27 کے مطابق ملازمت میں اقلیتوں کے لئے5 فیصد کوٹا مختص کیا گیا ہے جس کا نفاذ مورخہ 2010۔03۔27 سے ہوگا۔

(ب)

(i) جی ہاں!مورخہ 2010۔03۔27 سے لے کر اب تک ایک فرد لبھا مسیح ذیشان بطور پی ایم ایس آفیسر (بنیادی سکیل۔17)میں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر اقلیتی کوٹامیں بھرتی کیا گیا ہے۔

(ii) سال2012 کے دوران سٹینوگرافرز (بنیادی سکیل۔12) کی کل313اسامیاں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن برائے بھرتی شائع کی گئیں۔ان اسامیوں میں سے اقلیتوں کے لئے مختص ملازمت کے5 فیصد کوٹا کے حساب سے16اسامیاں رکھی گئی تھیں مگر اس کوٹے کے لئے کوئی بھی امیدوار کامیاب ہو کر ایس اینڈ جی اے ڈی میں ملازمت حاصل نہ کر سکا۔یہ16 اسامیاں تاحال خالی ہیں۔جونہی دوبارہ بھرتی کا عمل شروع ہوگا۔ان اسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

(iii) سال2010 کے بعد اسسٹنٹ / جونیئر کلرک کی اسامیوں پر کوئی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(iv) 2012میں40نائب قاصدین کی بھرتی کی گئی جس میں کوٹاہذا کے تحت2اقلیتی امیدواران کو ملازمت دی گئی۔

(v) سال2010 کے بعد محکمہ ٹرانسپورٹ پول، ایس اینڈ جی اے ڈی میں سٹاف کار ڈرائیور / مکینک /آٹوالیکٹریشن / سٹاف کار کلینرز کی اسامیوں پر کوئی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

(vi) سال2010 کے بعد ویلفیئر ونگ محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں کوئی تعیناتی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

بینوولینٹ فنڈ سے سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ماہانہ گرانٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2437:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سرکاری ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ میں سے سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ماہانہ گرانٹ دی جاتی ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ گرانٹ ملازمین میں کس شرح سے ادا کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ ایک سال سے یہ گرانٹ فنڈز کی عدم دستیابی کا بہانہ بنا کر مختلف سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ادا نہیں کی جا رہی، خصوصاً ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کی بیوگان کو جو گرانٹ بند ہونے سے شدید مسائل سے دوچار ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب سرکاری ملازمین کے بینوولینٹ فنڈ میں سے سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ماہانہ گرانٹ دی جاتی ہے۔

(ب) یہ گرانٹ ملازمین میں درج ذیل شرح سے دی جاتی ہے۔

Non Gazetted

BS- 1 to 10 Rs. 1300 PM

BS- 11 to 16 Rs. 1700 PM

Gazetted

BS- 16 to 17 Rs. 3500 PM

BS- 18 to 19 Rs. 6000 PM

BS-20 & Above Rs. 8000 PM

(ج) یہ درست نہ ہے کہ گزشتہ ایک سال سے یہ گرانٹ فنڈز کی عدم دستیابی کا بہانہ بنا کر مختلف سرکاری ملازمین کی بیوگان کو ادا نہیں کی جا رہی۔ جنوری 2013 تا دسمبر 2013 صوبائی بینوولینٹ فنڈ سے تمام بیوگان کو ماہانہ امداد جاری کی جا چکی ہے اور کسی بھی بیوہ کے بقایا جات قابل ادائیگی نہ ہیں۔ بنک کے پاس اس وقت مزید تین ماہ کے یعنی مارچ 2014 تک کے پیسے موجود ہیں۔

محکمہ انسداد رشوت ستانی میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2463:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ انسداد رشوت ستانی کے تفتیشی عملہ میں محکمہ کے کل کتنے وقتی ملازم ہیں اور کتنے افراد دوسرے محکمہ جات سے ڈیپوٹیشن پر حاصل کئے گئے ہیں محکمہ جات کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین سال میں گریڈ16 اور اس سے اوپر کی کتنی پوسٹیں خالی ہو سکیں۔اس میں سے کتنے افراد کو دوسرے محکموں سے ڈیپوٹیشن پر حاصل کیا گیا، کیا گریڈ 16 یا اس سے اوپر کی اسامیوں میں براہ راست تقرری کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو کوئی ڈیمانڈ بھیجی گئی اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) اس محکمہ میں کتنے حاضر سروس وریٹائرڈ فوجی افسران ہیں۔یہ کس کس پوسٹ پر ہیں اور ان کی تقرری کس معیار کو مدنظر رکھ کر کی گئی، ان کے نام اور عہدوں سے مطلع فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ انسداد رشوت ستانی کے تفتیشی عملہ کی کل اسامیوں کی تعداد 663 ہے جس میں سے دیگر محکمہ جات سے ڈیپوٹیشن پر حاصل کئے گئے افراد کی تعداد 361 ہے جبکہ انٹی کرپشن کے 171 افراد ان اسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ تین سال کے دوران گریڈ16 اور اس سے اوپر کی خالی ہونے والی پوسٹوں کے متعلق اعداد و شمار دینا ممکن نہیں کیونکہ یہ صورتحال روزانہ کی بنیاد پر تبدیل ہوتی رہتی ہے لہذا گریڈ16 اور اس کے اوپر کی خالی اور پر شدہ اسامیوں کی موجودہ صورتحال کی تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ گریڈ16 اور اس کے اوپر کی مندرجہ ذیل اسامیوں پر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کی گئی:

اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لیگل)	24
اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل)	01
اکاؤنٹس آفیسر	01
انسپکٹرز	11

مزید برآں اسسٹنٹ ڈائریکٹر (تفتیش) کی نو اور ڈپٹی ڈائریکٹرز (فرانزک لیبارٹری) ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹرز (فرانزک لیبارٹری) ایک، ڈپٹی ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) ایک، اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) ایک کی اسامیوں پر پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کے لئے تحریر کر دیا گیا ہے بقیہ خالی اسامیاں محکمانہ ترقی کے ذریعے پُر ہونی ہیں جو کہ سروس رولز کی شرائط مکمل نہ ہونے کی وجہ سے پر نہیں ہو سکیں۔

(ج) موجودہ اسامیوں میں سے کسی بھی اسامی پر کوئی بھی حاضر سروس / ریٹائرڈ فوجی کی تقرری نہ کی گئی ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں غیر قانونی چلنے والی دکانیں اور کھوکھوں کی تفصیلات

*2702: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں جو الاٹیز گھروں میں دکانیں چلا رہے تھے، انہیں ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے الاٹمنٹ کینسل کرنے کی دھمکی آمیز احکامات جاری کر کے دکانیں بند کروادی گئی تھیں جبکہ اس وقت بھی اسٹیٹ آفیسر کی خصوصی اجازت سے باہر کے لوگ مارکیٹ اور گرلز پائلٹ سکول کے پاس تقریباً 20 عدد کھوکھے چلا رہے ہیں؟

(ب) اگر مذکورہ کھوکھے باقاعدہ اجازت سے چل رہے ہیں تو اجازت ناموں کی نقول ایوان میں پیش کریں اور اگر غیر قانونی ہیں تو ان کے خلاف اسٹیٹ آفس کی جانب سے آج تک کی جانے والی کارروائی کی تاریخ وار رپورٹ ایوان میں پیش کریں؟

(ج) کیا حکومت غیر قانونی کھوکھے بند کرنے اور ان سے بھتہ لینے والے اسٹیٹ آفس کے ذمہ دار آفیسرز کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) وحدت کالونی میں کوئی بھی الاٹی اپنے گھر میں دکانیں نہیں چلا رہا ہے اور نہ ہی کسی الاٹی کو اجازت ہے کہ وہ گھر میں دکان چلائے۔ وحدت کالونی لاہور میں کل 18 دکانیں ہیں جو عرصہ 20 سال قبل اخبار میں اشتہار دینے کے بعد میرٹ پر الاٹ کر دی گئی تھیں۔

(ب) کچھ عرصہ قبل وحدت کالونی کے ایک فنکشنل ایریا میں کچھ لوگ کھوکھے لگا کر بیٹھے تھے ان کو وہاں سے مورخہ 2012-09-11 کو بے دخل کر دیا گیا تھا۔ جس پر انہوں نے مجاز اتھارٹی کو

درخواست دی کہ ہم پچھلے بیس سالوں سے مذکورہ جگہ پر کاروبار کر رہے ہیں لہذا ہمیں اسی جگہ پر کام جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ جس پر مجاز اتھارٹی نے تاحکم ثانی ان کو عارضی طور پر اپنے سٹالز لگانے کی زبانی اجازت دے دی۔ تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان تمام سٹال / کھوکھے کو مجاز اتھارٹی نے بغیر کسی رینٹ کے عارضی طور پر اپناکاروبار جاری رکھنے کی غیر تحریری اجازت دے رکھی ہے تاہم حکومت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ اس جگہ مزید کمرشل دکانوں کی کتنی ضرورت ہے۔اس کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دکانیں تعمیر کرکے قواعد وضوابط کے مطابق کرایہ وصول کیا جائے گا۔اس سلسلہ میں محکمہ تعمیرات ومواصلات کو مجوزہ سکیم بنانے کے لئے لیٹر بھیج دیا گیاہے۔تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور:اسٹیٹ آفیسر کے ناروا رویہ کی تفصیلات

*2703: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی اے ڈی میں کام کے لئے آنے والے سرکاری ملازمین کو سٹاف کی طرف سے ہدایت کی جاتی ہے کہ اسٹیٹ آفیسر سے رابطہ کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفس ٹائم میں پتا کرنے پر بتایا جاتا ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کورٹ کیس کے سلسلے میں دفتر سے باہر ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفس ٹائم کے بعد اسٹیٹ آفیسر شام تک ملی بھگت والے کیس نمٹاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹیٹ آفیسر سرکاری ملازمین کے مسائل کے حل کے لئے کوئی وقت نہیں دیتے یہاں تک کہ ٹیلی فون اٹنڈنٹ کرنا تک گوارا نہیں کرتے؟

(ہ) کیا جناب ایڈیشنل چیف سیکرٹری سائلین کے مسائل سننے کے لئے اسٹیٹ آفیسر کو کچھ ٹائم آفس میں بیٹھنے کا پابند کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(و) کیا حکومت مذکورہ ٹائم کو نوٹس کی شکل میں اسٹیٹ آفس کے باہر آویزاں کرنے اور کسی بھی شکایت کی صورت میں کوئی فون نمبر یا فیکس نمبر بھی مذکورہ نوٹس پر دینے کا ارادہ رکھتی ہیں،اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اسٹیٹ آفس میں کام کے لئے آنے والے سائلین کی شکایات کے پیش نظر کہ نچلے ملازمین ان کو صحیح راہنمائی یا کیس کی درست تفصیلات نہیں بتاتے، یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے کام کے سلسلے میں ایڈیشنل سیکرٹری، ویلفیئر یا اسٹیٹ آفیسر سے ہی ملیں اور کسی دوسرے نان گزٹیڈ ملازم سے رابطہ نہ کریں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کو اعلیٰ افسران کے حکم پر مختلف GOR,s یا رہائشی کالونیوں کا دورہ کرنا پڑتا ہے نیز اس وقت اسٹیٹ آفس کے متعلق تقریباً 50 سے زیادہ مقدمات عدالت ہائے دیوانی / سیشن اور ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہیں اور عدالت کے بلانے پر اسٹیٹ آفیسر کو حاضر ہونا پڑتا ہے۔ ان وجوہات کے باعث اسٹیٹ افسر کو متعدد بار دفتر سے باہر جانا پڑتا ہے۔ تاہم اسٹیٹ افسر کی عدم موجودگی کی صورت میں سائلین ایڈیشنل سیکرٹری، ویلفیئر کے دفتر میں مل سکتے ہیں۔

(ج) یہ ہرگز درست نہ ہے۔ البتہ کام کی زیادتی کی وجہ سے بعض اوقات دفتر کے اوقات کے بعد بیٹھنا پڑ جاتا ہے۔

(د) درست نہ ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اسٹیٹ افسر کی دفتر میں غیر موجودگی کی صورت میں ایڈیشنل سیکرٹری، ویلفیئر یا ڈپٹی سیکرٹری سے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) جواب جز (د) میں عرض کر دیا گیا ہے۔

(و) اس بابت عرض کیا جاتا ہے کہ تمام دیگر سرکاری دفاتر کی طرح اسٹیٹ آفس کے ٹیلی فون نمبر بھی ٹیلی فون کی ڈائریکٹری میں موجود ہیں۔ نیز اسٹیٹ آفیسر اپنے دفتر میں موجود ہوتے ہیں۔ ماسوائے ان صورتوں کے جو کہ اوپر بیان کی گئی ہیں جن کی وجہ سے اسٹیٹ آفیسر کو دفتر سے باہر جانا پڑتا ہے۔ شکایت کنندہ افسران بالا کو بھی درخواست دے سکتا ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کی دفتر موجودگی کے متعلق ایک بورڈ / تختی بنا کر اسٹیٹ آفس کے باہر بھی لگا دی جائے گی۔

سرکاری ملازمین کو گھر الاٹ اور ایکسچینج کرنے کی تفصیلات

*2801: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جن سرکاری ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کیا جاتا ہے تو ان کو Date of Possession سے لے کر اگلے تین سال تک رولز کے مطابق exchange نہیں کیا جاتا؟

(ب) جنوری 2012 سے آج تک 4/3 رومز کیٹیگری میں exchange کے لئے کتنی درخواستیں محکمہ کو موصول ہوئیں، کتنی درخواستوں پر عمل کرتے ہوئے سرکاری گھر الاٹ کئے گئے اور کتنی درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا۔ درخواست دہندگان کے ناموں کے ساتھ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) رولز سے ہٹ کر تین سال سے پہلے 4/3 رومز کیٹیگری میں جن درخواستوں پر عمل ہوا محکمہ نے کس اتھارٹی کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے سرکاری ملازمین کو گھر الاٹ کئے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 32(c) کے مطابق exchange کا طریق کار درج ذیل ہے:

"The exchange of residence of the same category shall be at the discretion of Government subject to clearance of house rent and all utility bills. No Government servant, except in hardship cases, will be allowed to exchange his/ her Government residence before 3 years of its physical occupation and 3 years prior to his/ her superannuation. Moreover, the allottees of Govt. residences, belonging to eligible departments only, shall be allowed exchange of Government residences."

Exchange کے لئے درخواست دینے والے الاٹیز کی ہارڈشپ / مجبوری کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی کے مطابق گھر exchange کیا جاتا ہے۔ یہ exchange عام طور پر

subject to vacation basis پر ہوتی ہے اور اس پر عملدرآمد ہونے میں مزید کچھ عرصہ لگ جاتا ہے۔ جس کے بعد گھر عملی طور پر exchange ہوتے ہیں۔

(ب) جنوری 2012 سے لے کر دسمبر 2013 تک 3/4 رومز کیٹیگری میں گھروں کے exchange کے لئے اسٹیٹ آفس میں ٹوٹل 49 درخواستیں موصول ہوئیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن میں سے 31 درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ باقی ماندہ 18 درخواستوں پر عمل نہیں کیا گیا جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز (الف) کے ساتھ یہ واضح کیا جاتا ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی الاٹمنٹ پالیسی 1997 (ترمیم شدہ 2009۔01۔19 تک) کے پیرا جات 26 اور (C)32 کی رو سے Competent Authority کو مختلف اقسام کے ہارڈ شپ کیسوں میں گھر exchange کرنے کی اجازت حاصل ہے تاہم درخواست دہندہ کے حالات، ہارڈ شپ اور گھروں کی دستیابی (availability) کو مدنظر رکھ کر ایسی exchange پر غور کیا جاتا ہے۔ پالیسی کے متعلقہ پیرا جات تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ نیز جنوری 2012 سے لے کر اب تک 3/4 رومز کیٹیگری میں 31 درخواستوں پر عملدرآمد کرتے ہوئے گھروں کی بابت exchange کے احکامات جاری کئے گئے۔ اس کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ تتمہ (ب) پر موجود بعض کیسز میں ہارڈ شپ کی نوعیت درج ذیل ہے:۔

سیریل نمبر 12، 8 اور 31 میں میڈیکل گراونڈ، سیریل نمبر 27 میں Dilapidated Condition of Quarter اور سیریل نمبر 28 میں بوڑھے والدین کا سیڑھیوں سے اترنے چڑھنے میں مشکلات کے پیش نظر رکھتے ہوئے سرکاری گھر exchange کیا۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 1/14 میاں محمود الرشید صاحب، محترمہ راحیلہ انور صاحبہ اور محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ کی طرف سے ہے۔ ذرا جلدی جلدی کریں کیونکہ میرے پاس ٹائم بہت short ہے اور اس پر میں صرف پانچ سات منٹ ہی لوں گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے ساتھ باقاعدہ ایک اچھا ہی سلوک ہوتا ہے۔ یہ جو میرا سوال ہے اگر اس کی اجازت دے دیتے تو میں ثابت کر دیتا کہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں اِن کے اپنے لوگ کیا کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کا سوال میں نے pending کر دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: آپ میری عرض سنیں۔

جناب سپیکر: میں نے pending کر دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے لیکن اگر آپ take up کر لیتے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، انشاء اللہ اس کو حل کروائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: یہ سب میرے لئے ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پر آخر کچھ میرا بھی حق ہے۔

شیخ علاؤالدین: آپ کی مہربانی ہے لیکن عوام کا بھی مجھ پر کچھ حق ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ایل ڈی اے کی جانب سے لاہور موہنی روڈ پر واقع کوارٹرز کی بوگس نیلامی کرنے کی سازش

محترمہ راحیلہ انور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ یکم جنوری 2014 کی خبر کے مطابق لاہور ایل ڈی اے افسران نے کرپشن اور لوٹ مار کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ تھمنے میں نہیں آ رہا ہے۔ موہنی روڈ پر واقع ایل ڈی اے کے 180 فلیٹس کو لوٹنے کا منصوبہ تیار کر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈیڑھ ڈیڑھ مرلہ کے 180 پلاٹس کرائے پر دیئے گئے ہیں جن کا کرایہ ایل ڈی اے وصول کرتا ہے لیکن افسران نے اب ان فلیٹس کو اپنے قبضہ میں لینے کے لئے کارروائیاں تیز کرتے ہوئے ایک قانونی سازش تیار کر لی ہے جس میں ان کو فروخت کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور بوگس نیلامی میں مخصوص افراد کو ملی بھگت سے نوازا جا رہا ہے۔ اسی

سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب جو ایل ڈی اے کے چیئرمین بھی ہیں، ان کو فلیٹس فروخت کرنے کے لئے سمری بھجوادی گئی ہے۔عنقریب ہی فلیٹس کرپٹ افسران کی ذاتی جاگیر میں بدلنے والے ہیں۔اس خبر سے عوامی حلقوں میں شدید تشویش پائی جارہی ہے۔انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ایل ڈی اے افسران کی لوٹ مار کو روکا جائے اور اگر فلیٹس کی نیلامی ہی کرنا ہے تو اسے open auction سے کیا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا اس لئے مہربانی کرکے اسے next week کے لئے pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے pending till next week کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2/14 ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کی ہے۔جی، ڈاکٹر صاحبہ!

لاہور محکمہ مال کی راوی ٹاؤن رجسٹری برانچ کا عملہ کرپشن، رشوت اور لوٹ مار میں سرگرم عمل

ڈاکٹر نوشین حامد: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کردی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ یکم جنوری 2014 کی خبر کے مطابق لاہور محکمہ مال راوی ٹاؤن رجسٹری برانچ میں ڈی سی او کی نظروں کے سامنے ٹاؤٹوں کی بھرمار ہے۔سرکاری ریکارڈ پر پرائیویٹ اہلکار تعینات کئے گئے ہیں۔ایم آر 1 اعتراضات کی شکل میں blank cheque لکھنے لگا ہے اور زرعی اراضی پر کمرشل ہونے کا اعتراض لگا کر مالکان کو بلیک میل کرنا معمول بن گیا ہے۔انٹی کرپشن اور اعلیٰ حکام کو متعدد شکایات بھی کرپشن مافیا کا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔انتقال فیس کے نام پر ایک ہزار روپے کی رجسٹری وصول ایم آر 1 محمد یونس کی پراپرٹی ڈیلروں سے ملی بھگت سے ہوئے بغیر سی وی سی رجسٹریاں پاس ہو رہی ہیں۔اعتراضات کے نام پر رجسٹریوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور فیس ملنے پر اعتراض دور ہو جاتے ہیں۔محمد یونس نے رجسٹری برانچ کو سونے کی کان بنالیا ہے۔بااثر رجسٹری محرر افسران بالا کو بھی آنکھیں دکھاتا ہے۔محکمہ مال

کی راوی ٹاؤن رجسٹری برانچ اس وقت کرپشن اور لاقانونیت کا گڑھ بن چکی ہے۔ رجسٹری محرر نے پرائیویٹ اہلکاروں اور ٹاؤٹوں کے ذریعے رجسٹری برانچ میں رشوت اور لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ راوی ٹاؤن رجسٹری آنے والے سائلین نے حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ کرپشن مافیا کے خلاف فوری کارروائی کی جائے اور ان کو ناجائز مالی بوجھ سے بچایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب تو موصول ہوا ہے لیکن اس میں وضاحت چاہئے تھی اس لئے ڈیپارٹمنٹ کو refer کیا ہے لہذا گزارش ہے کہ اسے بھی next week کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے بھی pending till next week کیا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ تحاریک التوائے کار ختم کر دیں کیونکہ جمعہ کا بھی وقت ہو رہا ہے اور قانون سازی بھی کرنی ہے۔ فنانس بل ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے صرف پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میں اسے رکھ لیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اسے جلدی سے پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جلدی کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میرے لئے ہی ساری جلدی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں کیونکہ اب ٹائم ہی ایسا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی قیمتی زمین ڈائیوو بس سروس اور یونائیٹڈ بنک پاکستان کو دینے کے لئے سرگرمیاں

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس کی پچاس کنال انتہائی قیمتی زمین کو Daewoo Pakistan Bus

Service کو دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ خفیہ ہاتھوں نے تمام معاملات طے کر لئے ہیں اور اب محض Syndicate جو محض ایک Estate Developer بن چکا ہے، کی خانہ پری کے لئے منظوری لی جا رہی ہے۔ Daewoo نے کمرشل پلان کے تحت یہ زمین حاصل کرنے کی تجویز اس طرح دی ہے کہ اس پر پانچ منزلہ بہت بڑے Complexes اور دو Basements پر مشتمل ہو گا جو کہ بس ٹرمینل کے علاوہ شاپنگ مالز اور مختلف کاروباری سرگرمیوں میں استعمال ہوں گے۔ اس میں سینما اور پلے لینڈ کا علاقہ بھی ہو گا اور یہ انتہائی قیمتی 50 کنال زمین صرف 65 لاکھ روپے ماہانہ کے حساب سے جس کا کرایہ اور ادائیگی Physical Possession کے اڑھائی سال بعد شروع ہو گی جس سے اس تمام معاملے کی حقیقت کو سمجھ جانا مشکل نہ ہے۔ محرک یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ وہ خفیہ ہاتھ کون سے ہیں جو پنجاب یونیورسٹی کا ماسٹر پلان جس کی بنیاد اور استعمال اس کی زمین کو صرف اور صرف تعلیمی مقاصد کی غرض سے استعمال ہونے کی اجازت دیتا ہے، کس طرح کمرشل سرگرمیوں کے لئے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پہلے بھی یونیورسٹی کی زمین سپار کو نامی ادارے کو دی گئی تھی جو آج تک واپس نہ ہو سکی ہے۔ یونیورسٹی کی بہت بڑی جگہ شادی ہالوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔ محرک یہ معاملہ بھی ایوان میں اٹھا چکا ہے لیکن شاید پنجاب یونیورسٹی کو بادی النظر میں کمرشل کمپلیکس، ڈرامہ ہالوں اور شادی ہالوں میں تبدیل کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ پرائیویٹ یونیورسٹیاں اربوں روپیہ کما رہی ہیں اور وہ مافیا بھی پنجاب یونیورسٹی کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح چار کنال کا ایک انتہائی قیمتی ٹکڑا زمین یونائیٹڈ بنک کو چار لاکھ روپے ماہانہ پر دیا جا رہا ہے۔ کس قدر مقام افسوس ہے کہ وہ پنجاب یونیورسٹی جو اس معزز ایوان کے بیشتر معزز ممبران کی مادر علمی ہے، میری اور آپ کی بھی ہے، کی زمین جو حقیقتاً آنے والی نسلوں کا اثاثہ ہے، کی بندر بانٹ کی جا رہی ہے اور ارباب اختیار میں سے کسی کو بھی احساس نہ ہے کہ تاریخ انہیں کبھی، کبھی اور کبھی معاف نہیں کرے گی۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے یونیورسٹی بنائی تھی اور ایک ہم ہیں جو اس کی تباہی کے درپے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس پر کوئی سپیشل آرڈر دیں۔

جناب سپیکر: یہ اب پڑھی گئی ہے اس لئے اسے بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے اور مہربانی کر کے آپ تشریف رکھیں۔ اب جب میں نے فنانس بل شروع کیا ہے تو جمعہ کی نماز کا بھی وقت ہے اور میں نے یہ بھی پڑھنا ہے جو کہ بہت اہم ہے۔ اس بارے میں انہوں نے تحریک بھی دی ہے اس لئے مہربانی فرمائیں۔ اگر ٹائم ملا تو میں پھر آپ کی بات سن لوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب مصدرہ 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 03 of 2014). Minister for Law to introduce the Punjab Finance (amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT, COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: The Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for suspension of Rules for immediate consideration of the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT, COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid, for immediate consideration of the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014."

(The motion was carried)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب مصدرہ 2014

MR SPEAKER: First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT, COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 be taken into consideration at once."

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمود الرشید صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آج رانا صاحب نے پنجاب اسمبلی کی proceeding پر ڈرون حملہ کر دیا ہے۔ دیکھیں، آخر ایسی کون سی ایمرجنسی ہے؟ یہ بل بھی وہ لے کر آئے ہیں جس سے عوام کے حقوق پر براہ راست ضرب پڑ رہی ہے۔ یعنی اسی اسمبلی نے اس کو پاس کیا تھا کہ یہ جو پراپرٹی ٹیکس ہے اس کو 20 فیصد سے کم کر کے 10 فیصد کریں گے جس کا اطلاق یکم جنوری 2014 سے ہونا تھا۔ اسی طرح immoveable property and Motor Vehicle پر 25 فیصد surcharge تھا اس کو omit کیا گیا تھا لیکن آج یہ اچانک، بہتر ہوتا کہ اس پر اطلاق یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہوتا اور گورنمنٹ اس کو notify کرتی۔ آج گورنمنٹ غیر معینہ مدت کے لئے اپنے پاس یہ اختیار لینا چاہ رہی ہے کہ جب وہ چاہے اسی دن سے اس کی implementation شروع ہو اور یہ انتہائی قابل افسوس بات ہے۔ ویسے یہ حکومت غریبوں کی بات کرتی ہے، مزدوروں کی بات کرتی ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں جب عوام پسے ہوئے ہیں ایک چھوٹا سا

relief جو خود حکومت نے دیا تھا آج اس بل کے ذریعے سے اور اچانک واردات کی طرح اس بل کو یہاں پاس کر کے ان پسے ہوئے عام آدمیوں کی جو 10 فیصد ٹیکس کی reduction ہوئی تھی اس کا حکومت دوبارہ اختیار اپنے ہاتھ میں لینا چاہ رہی ہے جو انتہائی قابل مذمت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ بہتر ہوتا کہ اس کے بارے میں وزیر قانون اپوزیشن کو بھی اعتماد میں لیتے پھر اس پر کوئی بات ہوتی۔ اس طرح سے اچانک فیصلہ کرنا میرا خیال ہے کہ یہ جمہوری روایات کے بھی منافی ہے۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور اس جرم میں شریک نہیں ہو سکتے۔ چند غریبوں کو تھوڑا سا relief جو حکومت نے خود دیا تھا اور اس ایوان نے دیا تھا اس کو آج ہم bulldoze کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ میں اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بہت بہتر ہوتا اگر قائد حزب اختلاف۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات یقیناً سن رہے ہوں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اپنی کم علمی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں۔

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اب question put ہو چکا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے تو پھر آپ گنتی کرا لیں۔

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
میں یاور زمان صاحب اور چودھری وحید صاحب کو کہوں گا کہ وہ دونوں حضرات جاکر اپوزیشن کے معزز ممبران کو ایوان میں لے کر آئیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) مالیات پنجاب مصدرہ 2014

(۔۔۔جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قائد حزب اختلاف نے، میں نے کم علمی کا لفظ استعمال کیا جس کو آپ نے مناسب نہیں سمجھا۔ قائد حزب اختلاف نے جو احتجاج کیا ہے اور اس احتجاج کے بعد وہ واک آؤٹ کر کے چلے گئے میری ان سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس بات کو کم از کم پوری طرح سے سمجھ تو لیتے۔ میں ان کی کم علمی کی بات نہیں کرتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے اس بارے میں بغیر پڑھے، بغیر سمجھے ایک احتجاج کر دیا اور اس احتجاج کے اوپر انہوں نے واک آؤٹ کر دیا۔ اس میں معاملہ یہ ہے کہ اس سال ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے یہ اختیار حاصل کیا تھا کہ وہ properties کی valuation جسے valuation table کہا جاتا ہے جو پچھلے تقریباً بارہ سال سے revise نہیں ہوا تھا، ڈیپارٹمنٹ نے یہ اختیار لیا کہ اس valuation table کو آج کی value کے مطابق revise کیا جائے۔ یہ بات بالکل عیاں تھی کہ پراپرٹی کی قیمت یا valuation table جو آج سے بارہ سال پہلے تھا جب اس کی valuation آج کے حساب سے کریں گے تو وہ کم از کم تین چار گنا ہو جائے گی اس لئے اس بات کا خیال رکھا گیا کہ جب ٹیکس کی رقم value کے حساب سے چار گنا ہو جائے گی تو پھر اس کے لئے ٹیکس میں تھوڑی concession کر دی جائے اور ٹیکس کو گھٹا دیا جائے تاکہ لوگوں پر یکمشت ٹیکس کا بوجھ نہ پڑے۔ اس اختیار اور اس legislation کے بعد جب وہ revise valuation table سامنے آیا تو اس میں پچھلے دس بارہ سالوں میں پانچ گنا سے لے کر کوئی دس گنا قیمت بڑھ گئی۔ یعنی meaning thereby اس concession کے باوجود کہ ٹیکس میں کمی کی گئی لوگوں کو اپنی پراپرٹی کے against کم از کم دس گنا زیادہ ٹیکس ادا کرنا پڑنا تھا۔ جب valuation table کو آویزاں کیا گیا، اس کو لوگوں کے objection کے لئے publish کیا گیا تو جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں کہ آج کے اس Bill سے غریبوں کے

ساتھ ظلم ہونے جارہاہے۔ان تمام دکانداروں، تمام پراپرٹی holders، تمام چیمبر آف کامرس اور تمام ٹریڈیونین نے یک زبان یہ احتجاج کیا کہ یہ revision بہت زیادہ ہو گئی ہے اسے کم کیا جائے،اس valuation table کو دوبارہ سے revise کیا جائے اور اسے اس طرح سے enforce نہ کیا جائے۔ اس میں ان کے مشورے،ان کے احتجاج اور ایک unanimous مطالبہ کی وجہ سے اس valuation table کو جسے یکم جنوری سے نافذ کرنا تھااسے نافذ نہیں کیا گیااور ان کے مطالبے پر اس کو دوبارہ revise کرنے کا پروگرام بنایا گیاہے تاکہ اس کی valuation کو کم کیا جائے تاکہ لوگوں پر ٹیکس کا بوجھ نہ پڑے۔یہ process شاپ کیپر،ٹریڈرز،چیمبرز اور جتنی بھی business community ہے ان کے مشورے سے جب تک یہ پورا عمل دوبارہ مکمل نہیں ہوتا اس وقت تک یہ کہا گیا بلکہ یہ ان کا مطالبہ تھا کہ جو سسٹم already چل رہاہے آپ اسی سسٹم کو restore کر دیں،آپ اسی پر چلے جائیں اور یہ نیا table جس میں revaluation table enforce ہونا ہے اس کو ہمارے مشورے کے ساتھ فی الحال نہ کریں اور آئندہ اس پر مشاورت کے بعد جو بھی consensus ہو اور سب کو منظور ہو تو اس کے مطابق کیا جائے۔یہ تمام شاپ کیپر،ٹریڈرز،چیمبرز اور business community کا مطالبہ تسلیم کرنے کے لئے ہم یہ amendment لائے ہیں تاکہ جب تک new valuation table پر consensus نہ ہو جائے اس وقت تک پرانا سسٹم جو ان کا مطالبہ تھا اس کو لاگو رہنے دیا جائے۔

جناب سپیکر!یہ اس کی اصلیت ہے انہوں نے اس کو بالکل سمجھا اور نہ ہی پڑھا بلکہ انہوں نے otherwise interpret کر کے احتجاج کر دیا اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر وہ لابی میں بیٹھے ہیں تو انہیں پوری بات سمجھ آ گئی ہو گی اور اگر وہ لابی سے جا چکے ہیں تو کسی کو بھیجا جائے اور انہیں منا کر لائے تو میں دوبارہ عرض کر دوں تاکہ وہ پوری بات سمجھیں اور ان کو معلوم ہو کہ یہ عوام الناس کے مطالبے پر amendment کی جا رہی ہے۔

MR SPEAKER: Yes, in the best interest of public you are doing it.

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی(میاں یاور زمان):جناب سپیکر!آپ کی ہدایت پر میں اور جناب عبدالوحید چودھری اپوزیشن کے پاس گئے تھے ان سے بات کی ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس Bill کے اندر شامل نہیں ہوں گے اور next Bill میں شامل ہو جائیں گے۔شکریہ

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT, COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance (Amendment) Bill 2014 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

صوبائی اسمبلی پنجاب کی قائمہ کمیٹیوں میں تبدیلی، قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے ردوبدل کا اختیار دینے کی تحریک

جناب سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں واپس آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اسمبلی کی مجالس میں ترمیم، وزیر قانون اسمبلی کی مجالس میں ترمیم کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150-A کے تحت تجویز کیا جاتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونی میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو۔318 کے کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر جناب جعفر علی ہوچہ پی پی۔57 اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور میں پارلیمانی سیکرٹری

جناب احمد خان بلوچ پی پی-211 کی کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو-318 کو منتخب قرار دیا جائے نیز یہ ایوان جناب سپیکر کو قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے موجود اسمبلی کی باقی ماندہ مدت کے دوران کمیٹیوں میں ردوبدل کرنے کا اختیار بھی دیتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150-A کے تحت تجویز کیا جاتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونی میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو-318 کے کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر جناب جعفر علی ہوچہ پی پی-57 اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور میں پارلیمانی سیکرٹری جناب احمد خان بلوچ پی پی-211 کی کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو-318 کو منتخب قرار دیا جائے نیز یہ ایوان جناب سپیکر کو قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے موجود اسمبلی کی باقی ماندہ مدت کے دوران کمیٹیوں میں ردوبدل کرنے کا اختیار بھی دیتا ہے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 150-A کے تحت تجویز کیا جاتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے کالونی میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو-318 کے کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر جناب جعفر علی ہوچہ پی پی-57 اور سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور میں پارلیمانی سیکرٹری جناب احمد خان بلوچ پی پی-211 کی کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ سے خالی ہونے والی نشست پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ڈبلیو-318 کو منتخب قرار دیا جائے نیز یہ ایوان جناب سپیکر کو قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے موجود اسمبلی کی باقی ماندہ مدت کے دوران کمیٹیوں میں ردوبدل کرنے کا اختیار بھی دیتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6،7،10،11،12اور13 بابت سال2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6،7،10،11،12اور13 بابت سال2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6،7،10،11،12اور13 بابت سال2013 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(41)/2014/1029. Dated. 14th February, 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 14 February 2014 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the
14th February 2014

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"